Postal Reg. No: PB/1023/2000

1°04.
Mr. Er. M. Salam,
Depty.Chief (Engg.)
R.E.C.Project Office,
MYTHE ESTATE, UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ، 24

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

12/ ربیع الاول 1421 ہجری 15 احسان 1379 ہش 15 جون 2000ء

جرمن۔9/ جون 2000 (ایم ٹی اے انٹر نیشنل)
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت بالخصوص خدام الاحمدیہ کو نمازوں کے تعلق میں نصیحت فرماتے ہوئے نمازوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی احادیث اور دعاؤں کی تفصیل بیان فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر اپنے ذاتی تجربے پر یہ بتاتا ہوں کہ

جب دوا میہا نہ ہو سکے اور نا ممکن ہو کہ کوئی دوا استعمال کی جا سکے تو پھر پورے توکل کے ساتھ دُعا کریں

اگر اضطرار اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں گے تو عجب نہیں کہ خدا اس کو قبول فرمالے

بیماریوں سے شفا پانے کے متعلق آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲/ جون ۲۰۰۰ بمقام مسجد فضل لندن

قادیان ایم. ٹی. اے. - تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ النمل آیت ۶۳ کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ سنایا۔ اور آنحضرت ﷺ کی بابرکت دعاؤں کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے پہلی دعا کتاب مسلم سے بیان فرمائی۔ اس سے قبل حضور نے فرمایا کہ عجیب اتفاق ہے کہ ایک دوست نے لکھا کہ بیماریوں سے شفاء پانے کے تعلق میں بھی آنحضرت ﷺ کی دعائیں بیان کیجئے تاہم اپنے بیماروں کیلئے آنحضرت کے انہیں مبارک الفاظ میں دعائیں کریں۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ پہلے ہی میں نے اس خطبے کیلئے ان احادیث کا ہی انتخاب کر رکھا ہے جو بیماریوں سے شفا کے متعلق ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھیں ... موقع کیلئے آنحضرتؐ کی دعائیں ہمیشہ ایک نہیں ہوا کرتی تھیں بلکہ مختلف الفاظ میں آپ دعا کرتے تھے لہٰذا سب دعاؤں کو میں نے یکجا کر دیا ہے آپ جس دعا سے زیادہ متاثر ہوں اس دعا کو اختیار کریں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد کیا آپ بیمار ہیں آپ نے جواب دیا ہاں میں بیمار ہوں اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر میں آپ پر دم کرتا ہوں وہ آپ کو ہر ایسی بات سے محفوظ رکھے جو نقصان دہ ہے ہر ایسی چیز سے بچائے جو دکھ دے سکتی ہے وہ ہر برے شخص کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی بد نظری سے آپ کی حفاظت فرمائے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر میں آپ پر دم کرتا ہوں۔

دوسری حدیث حضور پر نور نے ابن ماجہ سے بیان فرمائی کہ رسول کریم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو اس کیلئے یہ دعا کرتے اے تمام لوگوں کے رب اس کی بیماری دور فرما اور اسے شفا عطا کر کیونکہ شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا عطا کر کہ کچھ بھی بیماری باقی نہ رہے۔

تیسری حدیث بھی حضور پر نور نے ابن ماجہ ہی سے بیان فرمائی راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بخار جہنم کی لپیٹ

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک 1999-2000 میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کا خلاصہ

اگر قرآن کریم پڑھتے ہوئے کسی بات کی حکمت سمجھ نہ آئے تو کسی اہل علم سے پوچھ کر حل کر لینا چاہئے

یا خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔ میرا بھی یہی تجربہ ہے کہ دُعا کرنے پر خدا تعالیٰ نے ہر موقعہ پر وہ آیات سمجھا دیں

درس القرآن مورخہ 22 تا 26 دسمبر 99ء **(ساتویں قسط)**

۲۲ دسمبر 99 آیت نمبر ۹۰: "لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ .... الخ"۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ان کے والد محترم کوئی قسم کھا لیتے تو توڑا نہیں کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قسموں کے کفارہ کا حکم نازل فرمایا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی قسم کھاؤں اور دیکھوں کہ اس کے خلاف میں خیر اور بھلائی ہے تو خدا کی رخصت کو قبول کرتے ہوئے کفارہ ادا کر کے وہ کرتا ہوں جو بہتر ہے۔ (بخاری کتاب تفسیر القرآن، سورۃ المائدہ)۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایسی قسموں کو لغو قرار دیا ہے جن کا کوئی مقصد نہیں ہوتا اور بات بات پر قسم کھانا ایک عادت سی بن گئی ہوتی ہے۔ سب سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ اس کا مقصد قسم کھانا نہیں جیسے انسان واللہ، باللہ، تاللہ کہتا رہتا ہے۔

مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ کی تشریح میں حضور نے بتایا کہ اکثر نے اس کے معنی میانہ درجہ کئے ہیں مگر بعض مفسرین نے اَوْسَط کے معنی اعلیٰ درجہ کے کئے ہیں"۔

آیت نمبر ۹۱: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ مفردات اور اقرب میں ہے اَلرِّجْسُ وَالرَّجْسُ کے معنی ہیں گندگی، گناہ، ایسا عمل جو عذاب پر منتج ہو، شک، سزا اور غصہ۔ بخاری کتاب التفسیر (سورۃ المائدہ) میں اس آیت کے نیچے درج ہے کہ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ "میں نے حضرت عمرؓ کو ممبر رسولؐ پر یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حکم نازل فرمایا ہے اور یہ شراب پانچ قسم کی ہے۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو سے تیار کردہ۔ اور خمر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈالے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شراب نوشی کو اُمّ الخبائث کہا جاتا ہے۔ بالخصوص یورپین اقوام میں بدیوں کی کثرت کی یہی بڑی وجہ ہے کیونکہ شراب کے نشہ میں ظلم اور سختی کرتے وقت کسی کا ہوش نہیں رہتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "چنانچہ کثرت شراب نے ولایت میں آئے دن نئے نئے جرائم کو ایجاد کر دیا ہے .... قمار بازی میں اتلاف حقوق ہوتا ہے۔ شراب نوشی کے ساتھ دوسرے گناہ مثل زنا، قتل وغیرہ لازمی پڑے ہوئے ہیں۔ جہاں تک ہمیں مجرموں کے حالات سے شہادت ملتی ہے وہ یہ ہے کہ شراب سے زنا ترقی کرتا ہے۔ چنانچہ شراب نوشی میں اس وقت یورپ اول درجہ پر ہے اور زنا میں بھی اول نمبر پر ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲، ۱۷/ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷)

آیت نمبر ۹۲: "اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ .... الخ"۔ مفردات میں حضرت امام راغبؒ لکھتے ہیں کہ اَلْبُغْضُ کے معنی کسی مکروہ چیز سے دل کا تنفر اور بیزار ہونا کے ہیں۔ یہ حُبّ کی ضد ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں "بغض و عداوت ایسی بری چیز ہے کہ اس کے جس قدر ذرائع ہیں وہ بھی حرام ہیں۔ چنانچہ خمر، میسر، انصاب، ازلام کو حرام

باقی 7 صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غُنڈہ گردی اور وہ بھی مسجد میں!

(4)

گزشتہ گفتگو میں ہم تذکرہ کر رہے تھے کہ احراری لیڈر کن عناصر کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے تھے اور یہ کہ وہ اپنے سیاسی مفادات کے حصول کیلئے کسی بھی طرح کی تخریبی کارروائی سے گریز نہیں کرتے تھے ہم نے بتایا تھا کہ کس طرح انہوں نے قوم کو اشتعال انگیزی اور تخریب کاری کی دلدل میں گھسیٹا تھا۔ ان کا یہ طریق تقسیم ملک سے قبل ہندوستان میں بھی جاری رہا اور پھر تقسیم ملک کے بعد جب یہ سیاسی مولویان پاکستان چلے گئے ہیں تو وہاں جاکر بھی انہوں نے مسلم قوم کو ہمیشہ اشتعال انگیزی، تخریب کاری اور منافرت کی ہی تعلیم دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان آج مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ قتل و غارت کی گہری دلدل میں دھنس چکا ہے۔

اگرچہ یہ لوگ ہمیشہ اپنی سیاسی مجلسوں اور جلسوں میں مسلم مفادات کے تحفظ اور مسلمانوں کے مفادات کے امین ہونے کے دعوے کرتے رہے ہیں لیکن تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اپنے اس دعوے میں یہ کبھی بھی سچے ثابت نہیں ہوئے۔ اس کی بہت سی مثالوں میں سے آج کی گفتگو میں ہم صرف دو مثالیں ہی پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

اس کی پہلی مثال لاہور کی مسجد شہید گنج ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ یہ مسجد لاہور میں ایک پرانی مسجد تھی سکھوں کے دورِ حکومت میں اس پر سکھوں کا قبضہ ہو گیا تھا جون 1935 میں یہ خبر پھیلی کہ سکھ مسجد شہید گنج کو مسمار کرنے والے ہیں اس پر مسلمان لیڈروں نے اس وقت کے گورنر پنجاب مسٹر ہربرٹ ایمرسن سے کہا کہ اس مسجد کو محکمہ آثار قدیمہ کی تحویل میں دے دیا جائے اور جب تک اس تجویز پر عمل نہیں ہوتا حکومت کو چاہئے کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دے۔ ابھی یہ گفت و شنید چل ہی رہی تھی کہ اس مسجد کو شہید کر دیا گیا۔ جس پر لاہور میں حالات خراب ہو گئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔ مسلمانوں نے باوجود اس کے شہر میں جلوس نکالے اور کئی مسلمان گرفتار کر لئے گئے۔

احراری چونکہ اپنی قادیان دشمنی کی وجہ سے ان دنوں مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کر رہے تھے اور خود کو مسلم مفادات کے محافظ کہتے ہوئے مسلمانوں سے ووٹوں کی اپیلیں کرتے تھے عام مسلمانوں نے سمجھا کہ ایسے وقت میں جبکہ ہزاروں مسلمان گرفتاریاں دے رہے ہیں اور شہادت مسجد کی وجہ سے سخت بے چینی کا عالم ہے احراری لیڈر ضرور اس موقع پر ان کی مدد کریں گے لیکن جب احراری لیڈر خود میدان میں نہ آئے تو مجبور ہو کر بعض مسلمان اُن کے پاس گئے تو جانتے ہیں کہ ایسے نازک موقع پر احراریوں کا جواب کیا تھا احراری لیڈروں نے اپنی پسرور تبلیغ کانفرنس میں صاف طور پر کہہ دیا۔

"ہمارے سامنے قادیانیوں کی مخالفت اور کونسل کا پروگرام ہے اس لئے ہم ایسی تحریک میں شامل ہونے کیلئے تیار نہیں جس میں شمولیت کے ساتھ ہی جیل کی ہوا کھانی پڑے اور یہ پروگرام ادھورے رہ جائیں ہم غلام ہیں ہماری مسجدیں کیسے آزاد ہو سکتی ہیں"۔

(اخبار زمیندار ۸؍اگست ۱۹۳۵ صفحہ ۸ کالم نمبر ۸ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۵۴۸)

ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کو احراری لیڈروں کی ضرورت تھی جی ہاں وہ احراری لیڈر جو ہمیشہ ہی اپنی تقریروں میں مسلمانوں کی ہمدردیوں کے راگ الاپا کرتے تھے جب ان کا مندرجہ بالا بیان منظر عام پر آیا تو مسلمانوں کی تمام ہمدردیاں مجلس احرار سے کافور ہو گئیں اور وہ سمجھ گئے کہ احراریوں کی قادیان دشمنی صرف اور صرف مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے تھی چنانچہ ان دنوں پنجاب کے مسلمانوں نے جو ان کا حشر کیا اس کی رپورٹنگ کرتے ہوئے اخبار سیاست لاہور نے لکھا تھا کہ۔

"قصور ۲۵؍جولائی آج جامع مسجد قصور میں چند احراری لونڈوں نے جلسہ کرنے کی کوشش کی مسلمان مسجد میں کافی تعداد میں جمع ہو گئے لیکن جب مجلس احرار کے نمائندے اپنی پوزیشن کی وضاحت کیلئے تقریر کرنے اُٹھے تو عوام نے انہیں بے نقط گالیاں دینا شروع کر دیں۔ (وہی گالیاں جو اپنی تقریروں میں احراری لیڈر عوام کو سکھایا کرتے تھے۔ ناقل) کسی فرد واحد نے احراریوں کی تقاریر کا ایک لفظ تک نہ سنا اور سب نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ ہم چندہ خور دھوکے باز اور افتراق پیدا کرنے والے احراریوں کی زبان سے ایک لفظ تک سننا گوارا نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد نمائندگان احرار کو دھکے دے کر مسجد سے نکال دیا گیا"۔

(سیاست لاہور ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

روزنامہ حقیقت لکھنو نے اس موقع پر لکھا:۔

"عوام کی ذہنیتیں بھی عجیب طرفہ تماشہ ہوتی ہیں ابھی چند ہی روز ہوئے جب لاہور میں مجلس احرار کا طوطی بول رہا تھا اور عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے نعرے لگائے جا رہے تھے یا آج یہ کایا پلٹ ہو گئی کہ لاہور کی سڑکوں پر انہی لوگوں کی زبانوں سے "مجلس احرار برباد" اور عطاء اللہ شاہ بخاری مردہ باد کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں عام مسلمانوں کی طبائع میں یہ انقلاب اس وجہ سے ہو گیا کہ مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔۔ پنجاب کے مختلف مقامات پر مسلمانوں کے عام جلسے کر کے اس میں مجلس احرار کی مذمت کے ریزولیوشنز پاس کئے جا رہے ہیں۔ (روزنامہ حقیقت لکھنو ۲۴؍جولائی ۱۹۳۵ء)

ان دنوں احراریوں پر ایسا زمانہ آگیا تھا کہ پنجاب کا کوئی مسلمان اپنے آپ کو احراری بتانے یا احراری جماعت میں شامل ہونے میں شرم محسوس کرتا تھا یہاں تک کہ بڑے بڑے موقع پرست لیڈر احراریوں کی یہ درگت دیکھ کر اُن سے الگ ہو گئے۔

یہ وہی احراری تھے جنہوں نے صرف ایک سال قبل ۱۹۳۴ء میں احمدیت کی شدید مخالفت کی تھی اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے دعوے کئے تھے عطاء اللہ شاہ بخاری نے (جو خود کو امیر شریعت کہتا تھا) سیالکوٹ میں ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے یہ ڈینگ ہانکی تھی۔

"مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری از خان کابلی صفحہ ۱۰۰ بحوالہ الفضل ۶ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

اور ٹھیک ایک سال کے بعد خدا نے یہ عبرت انگیز نظارہ دکھایا یہی امیر شریعت نہایت ذلیل حالت میں مسلمانوں سے چھپتے پھرتے تھے اور ان کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ انی مھین من اراد اھانتک میں اس شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ بھی کرے گا نہایت شان کے ساتھ پورا ہوا۔

اس زمانہ میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے اخبار منادی میں احراریوں کو انگریزوں کا پٹھو ثابت کرتے ہوئے لکھا:۔

"میں نے اپنے روزنامچہ میں لکھا تھا کہ یہ مولوی خود سرکاری ہیں اور سرکار سے خفیہ تنخواہیں ان کو ملتی ہیں آج خدا نے میرا یہ بیان سچ کر دکھایا اور احرار اور ان کے مولویوں نے علانیہ سرکار کی حمایت اور مسلمانوں کیخلاف اپنے چہروں کی نقاب اُلٹ دی"۔ (منادی ۲۶؍جولائی ۱۹۳۵ء)

چنانچہ احرار نے مسجد شہید گنج کے واقعہ سے پہلو تہی کر کے 1937 میں ہونے والے جس الیکشن کیلئے تیاری کی تھی اس میں پنجاب بھر میں اُن کا ایک نمائندہ بھی کامیاب نہیں ہوا۔

تقسیم ملک سے قبل مسلمانوں کے ساتھ دھوکے بازی کی صرف ایک مثال ہم نے اوپر پیش کی ہے ایسی ہی ایک مثال تقسیم ملک کے بعد کی پیش کرتے ہیں یہ مثال بھی اس ذلت کو ثابت کرے گی جو احمدیوں کی مخالفت کے نتیجہ میں ان کی روسیاہی کا باعث بنی پاکستان بننے کے بعد 1953 میں مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی اس مخالفت کے نتیجہ میں کئی احمدیوں کو شہید کر دیا گیا ان کی جائیدادیں اور املاک نذر آتش کر دی گئیں۔ بعض جگہوں پر مکانات اور دکانوں کو لوٹ لیا گیا چنانچہ شدید ظلم و ستم کے بعد پاکستان میں پہلی مرتبہ فوجی حکومت پاکستان کے عوام پر مسلط کر دی گئی اور جو وقفوں وقفوں سے آج تک مسلط ہے

ان دنوں احمدیوں پر مظالم کے سلسلہ میں جو انکوائری کمیشن مقرر کیا گیا تھا اس میں پاکستان کے مایہ ناز جج جسٹس محمد منیر احمد اور جسٹس محمد کیانی شامل تھے۔ انہوں نے پاکستان کے احراری ملاؤں سے جو احمدیوں کو کافر قرار دینے پر بضد تھے پوچھا کہ وہ مسلم کی تعریف کریں لیکن دونوں جج حضرات یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوئی ایک احراری ملا بھی مسلم کی کوئی ایک تعریف نہیں کر سکا۔

احراری ملاؤں کا کہنا یہ تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور پاکستان میں اسلامی دستور نافذ کر دیا جائے اور پاکستان کے اسلامی دستور کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا "پاکستان کے غیر مسلم نہ تو شہری ہوں گے نہ انہیں ذمیوں یا معاہدوں کی حیثیت حاصل ہو گی"

اس پر فاضل ججوں نے ان سے یہ سوال کیا کہ اگر آپ پاکستان میں اپنا خود ساختہ اسلامی دستور نافذ کرنا چاہتے ہیں تو بتایئے اگر ہندوستان میں ہندو اپنی اکثریت کی بناء پر مسلمانوں کو شودر اور ملیچھ قرار دیکر ان پر منو شاستر کو لاگو کر کے ان پر مظالم ڈھائیں تو ہندوستان کے غریب مسلمانوں کا کیا حال ہو گا اس پر اس وقت کے جمیعۃ العلماء پاکستان کے صدر سید محمد احمد قادری نے جواب دیا کہ

"ہندوؤں کو جو ہندوستان میں اکثریت رکھتے ہیں ہندو دھرم کے ماتحت مملکت قائم کرنے کا حق ہے اور اگر اس نظام حکومت میں منو شاستر کے ماتحت مسلمانوں سے ملیچھ یا شودروں کا سا سلوک کریں تو اُن پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۴۵)

اس موقع پر مولوی مودودی نے بھی بھری عدالت میں یہی کہا:۔ یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا کہ حکومت کے اس نظام میں (ہندوستانی) مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 245)

ہم یہ تو ہرگز نہیں مان سکتے کہ جمیعۃ العلماء جماعت اسلامی اور احراری لیڈروں کو منو کے قوانین کا علم نہیں تھا یقیناً علم تھا کہ وہ قوانین نہایت ظالمانہ ہیں اگر انہیں مسلمانوں سے ذرہ بھر بھی ہمدردی ہوتی تو وہ کبھی ہندوستانی مسلمانوں پر منو کے قواعد کے اطلاق کرنے کا تصور بھی نہ کرتے ممکن ہے بعض لوگوں کو منو کے

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جس قدر معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب دکھاتے رہے اس کا منبع یہی دعا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی دعا کیا کرتے تھے حالات کے مطابق کیا کرتے تھے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۱/اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۱/شہادت ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-
﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ . فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا﴾

(سورة الفرقان آیت ۷۸)

تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اُسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تفسیر اُدکھایا گیا اور اس کا کیا معنی ہے یہ رؤیا میں آپؑ کو بتلایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ ”انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۔ میں نے ایک بار پہلے بھی بیان کیا تھا کہ میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں کھڑا ہوں، شرقاً غرباً اس میں ایک بڑی نالی چلی گئی ہے۔ اس نالی پر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک قصاب کے جو ہر ایک بھیڑ پر مسلط ہے ہاتھ میں چھری ہے جو انہوں نے ان کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف منہ کیا ہوا ہے۔ میں ان کے پاس ٹہل رہا ہوں۔ میں نے یہ نظارہ دیکھ کر سمجھا کہ یہ آسمانی حکم کے منتظر ہیں۔ تو میں نے یہ آیت پڑھی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ یہ سنتے ہی ان قصابوں نے فی الفور چھریاں چلا دیں اور یہ کہا کہ تم ہو کیا؟ آخر گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی تو ہو۔ غرض خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پرواہ کرتا ہے اور اس کی بقا کو عزیز رکھتا ہے اور جو اس کی مرضی کے برخلاف چلے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو جہنم میں ڈالتا ہے اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے باہر کرے۔ جیسے کلوروفارم نیند لاتا ہے اسی طرح پر شیطان انسان کو تباہ کرتا ہے اور اسے غفلت کی نیند سلاتا ہے اور اسی میں اس کو ہلاک کر دیتا ہے“۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰، ۱۷/اگست ۱۹۰۱ء، صفحہ ۱)

جیسا کہ اس آیت کے عنوان سے ظاہر ہے میں نے آج کے خطبہ کا موضوع دعا ہی کو بنایا ہے اس سے پہلے بارہا قرآنی دعاؤں کے متعلق اور ان کی تفصیل کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ اب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وہ دعائیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مانگیں اور خود مانگیں۔ اشارۃً وہاں قرآن کا ذکر تو موجود ہے یا قرآن کی دعاؤں کا لیکن یہ ساری دعائیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے طور پر مانگا کرتے تھے۔

بخاری کتاب الایمان والنذر میں لکھا ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں مگر وزن کے لحاظ سے بہت بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ وہ کیا کلمات ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ تو یہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ قرآن کریم میں آیات تو ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پہلو سے ان کو بیان کرتے ہیں کہ یہ وہ آیات ہیں جو اگر پڑھی جائیں اور آنحضور کا دستور تھا کہ یہ تہجد میں ضرور پڑھا کرتے تھے اور ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ باقی دعاؤں کو قبول فرما لیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہی دعائیں رؤیا میں دکھائی گئیں اور ساتھ یہ بتایا گیا کہ اس میں یہ زائد کر لیا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ تو یہ پھر ایک مکمل دعا اپنی ذات میں بن جائے گی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا با قاعدہ اہتمام کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کے بارہ میں نہ بتاؤں۔ راوی کہتے ہیں یا حضور نے یہ فرمایا تھا کہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا یہ خزانہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار)

حضرت شہر بن حوشبؓ سے روایت ہے جس کو میں اردو ترجمہ میں پڑھ دیتا ہوں ورنہ یہ پھر اصل عربی عبارت پڑھی گئی تو بہت دیر ہو جائے گی۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر امِّ سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ امِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا اے امِّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس شخص کو ثابت رکھنا چاہے تو اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنہ چاہے اس کو ٹیڑھا کر دے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)۔ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن کے دل کے ٹیڑھا ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا اس کے باوجود اس قدر عاجزی اور انکسار سے خدا کے حضور دعا کیا کرتے تھے کہ میرا دل اگر سیدھا رہے گا تو تیری رضا کی وجہ سے ہی سیدھا رہے گا۔ جب تک تو راضی ہے میرا دل سیدھا رہے گا۔ جب تو نے آنکھیں پھیر لیں تو پھر یہ دل ٹیڑھا ہو جائے گا۔ اس لئے ہم لوگ عامۃ الناس جن کے دلوں کو ٹیڑھا کرنے کے ہزار مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں ان کو تو بہت باقاعدگی سے اپنے لئے یہ دعا کرنی چاہئے۔

ایک اور حدیث مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنا دے۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

ایک روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو بے فائدہ ہو، اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں، اس نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور اس دعا سے جو قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء. باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل)

ایک اور جامع دعا ریاض الصالحین کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی کہ اے اللہ میں تیری رحمت کے موجبات، تیری مغفرت کے عزائم اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی سے وافر حصہ اور جنت کی کامرانی اور دوزخ سے نجات تجھ سے طلب کرتا ہوں۔

مسلم کتاب الذکر میں یہ روایت **فروہ بن نوفل الاشجعی** سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں اس عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور اس کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)۔ آنحضور ﷺ کے تو کسی عمل میں شر نہ تھا، نہ آئندہ ہونا تھا مگر اس میں ہم لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ جو عمل شر والا کر بیٹھے ہوں اس کے نتیجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی ضروری ہے لیکن جو عمل ابھی نہیں کیا اس کے شر اور اس کے نتیجے کے شر سے بھی خدا تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔

پھر مسلم کتاب الذکر میں یہ روایت حضرت عبد اللہ، آنحضور ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت کا طلبگار ہوں اور تقویٰ اور پاکدامنی اور استغناء کا طلبگار ہوں۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار)

پھر یہ روایت مسلم کتاب الذکر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد سے (دشمن) کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ جن و انس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

ریاض الصالحین کتاب الدعوات سے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لی گئی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ میں نے اپنا آپ تیرے سپرد کر دیا ہے اور میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں صرف تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیری خاطر جھگڑتا ہوں" یعنی میں اپنی خاطر نہیں جھگڑتا، تیری خاطر جھگڑتا ہوں" اور فیصلہ کے لئے تیری طرف آتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے۔ میری وہ خطائیں جو مجھ سے سرزد ہو گئی ہیں اور جو مجھ سے ہونے کا امکان ہے اور جو خطائیں میں چھپاتا ہوں اور جو میں نے اعلانیہ کی ہیں۔ مُقَدِّم و مُؤخِّر تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ بعض روایوں نے اس پر یہ الفاظ زائد کئے ہیں آخر پر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہ کوئی قوت اور کوئی طاقت سوائے اللہ کے اذن کے نہیں ہے۔

ایک حدیث زید بن ارقم سے مسلم کتاب الذکر سے مروی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں تم سے صرف وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ میں عاجز آ جانے سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس ایسے بڑھاپے سے بھی پناہ مانگنی چاہئے جس میں انسان عاجز آ کر چھوٹے بچے کی طرح بیکار ہو جاتا ہے یعنی چھوٹے بچے کی طرح دوسروں پر سہارا کرتا ہے۔ "اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کا تزکیہ فرما کہ تُو تزکیہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے"۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک وصف قرآن کریم میں مُزَکِّی بھی بیان ہے۔ تو یہ جو تزکیہ کیا کرتا تھا، اللہ سے تزکیہ چاہتا تھا تو تزکیہ کیا کرتا تھا۔ اور ہر کس و ناکس کے لئے اس میں یہ نصیحت ہے کہ تم تزکیہ کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے جب تک کہ خود اللہ سے اپنا تزکیہ نہ چاہو۔ پھر فرماتے ہیں تو ہی اس کا ولی اور مولا ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو"۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)

نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

بخاری کتاب الدعوات میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کو زیبا ہے اور تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور اسی سے توبہ کی التجا کرنے والے ہیں۔ ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنے وعدہ کو پورا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی"۔ اس میں آنحضور ﷺ اور صحابہ جو شامل ہوا کرتے تھے آنحضور ﷺ کے نزدیک اس کا کوئی عملاً وجود نہیں تھا۔ خدا ہی ان کے لئے لڑتا تھا اور خدا ہی ان کو زورِ بازو عطا فرماتا تھا جس کے ذریعہ سے وہ دشمن پر غالب آ جایا کرتے تھے۔ پس یہاں تیرے ساتھ نہیں فرمایا کہ ہم تیرے ساتھ مل کر لڑتے ہیں۔ فرمایا تو اکیلا ہی ہے جو ہمارے دشمنوں کو شکست دیتا ہے۔

مسلم کتاب الذکر میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ میرے لئے میرا دین سنوار دے جو کہ میرے ہر معاملہ میں میرے لئے باعث عصمت ہو اور میرے لئے میری دنیا کو بھی سنوار دے جو کہ میری زندگی گزرنے کی جگہ ہے اور میرے لئے میری آخرت سنوار دے جو کہ میرے لوٹنے کی جگہ ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر خیر اور بھلائی میں بڑھنے کا موجب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے بچنے کا موجب بنا دے"۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)۔ بدنصیب ہیں وہ لوگ جو موت کے وقت اپنے شر کے نتائج دیکھنے کے لئے بلائے جاتے ہیں تو آنحضور ﷺ فرماتے ہیں میں موت کے دروازے سے امن اور خیر میں داخل ہوں۔

مُعْتَمِر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انسؓ بن مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آ جانے سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور بڑھاپے سے"۔ عاجز آ جانے سے، یعنی دنیا میں اپنے کاموں میں عاجز آ جاؤں کچھ بھی کوشش کروں تو اس کو پھل نہ لگے یہ مراد ہے عاجز آ جانے سے۔ اور "سستی سے" اکثر لوگ سستی کی وجہ سے تباہ ہوتے ہیں گھروں میں پڑے رہتے ہیں، رسیاں توڑتے رہتے ہیں چارپائیوں کی اور کوئی کام نہیں کر سکتے تو اس سے بھی اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے "اور بزدلی سے" جہاں بہادری کا موقع ہے وہاں بہادری دکھانی چاہئے۔ جہاں بزدلی کا موقع ہے وہ صرف ان معنوں میں ہوتا ہے کہ شر سے بچنے کے لئے انسان وقتی طور پر ایک طرف ہٹ جائے یہ بزدلی نہیں ہوتی۔ تو آنحضور ﷺ حقیقی معنوں میں بزدلی سے پناہ مانگتے تھے "اور کنجوسی سے" جو آپ کی سرشت میں تھی ہی نہیں۔ "اور بڑھاپے" سے اس وقت تک آپ نے عمر پائی جو نہایت فعال عمر تھی اور اپنا کام دنیا میں مکمل کئے بغیر آپ رخصت نہ ہوئے۔ اس وقت خدا نے آپ کو بلایا جب آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا اور بنی نوع انسان کے کام آ چکا تھا۔ پھر فرماتے ہیں "میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں"۔ (بخاری کتاب الدعوات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ میں عاجز آنے اور سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹّی اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے فتنے سے اور آگ کے عذاب سے اور تونگری کے فتنے سے" یعنی دولت بھی انسان کے لئے فتنہ بن جاتی ہے "تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز میں تیری پناہ مانگتا ہوں غربت کے فتنے سے"۔ جہاں امیری انسان کے لئے فتنہ بنتی ہے وہاں غربت بھی فتنہ بن جایا کرتی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ تو بہت سے بڑے بڑے فتنے دنیا میں غربت کی وجہ سے پیدا ہوئے، فقر کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم امیری کے فتنے سے بھی پناہ مانگتے تھے اور غربت کے فتنے سے بھی۔

"اور دجال کے فتنے سے"۔ جو یہ زمانہ ہے اور دجال کا یہ فتنہ بھی امیری اور غریبی کا فتنہ ہی ہے بعض قومیں جو Capitalist ہیں وہ بہت زیادہ امیر اور اپنی امارت کے فتنہ میں مبتلا ہو کر ناکام ہو چکی ہیں اور بہت سی اشتراکی حکومتیں ہیں جو غربت کی کوکھ سے پھوٹی ہیں اور دونوں فتنے ہیں اور دونوں ہی دجال کے فتنے ہیں۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام بہت مربوط ہوتا تھا۔ ایک آپ کی دعا کا ٹکڑا دوسری دعا کے ٹکڑے سے ملتا ہے اور غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کس قدر فصیح و بلیغ تھے اور کیسی فصیح و بلیغ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ فرمایا امیری کے فتنے سے غربت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے میرے اللہ میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے ایسے پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو تو نے میل کچیل سے صاف کر دیا ہے۔ نیز میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ڈال دیا ہے"۔ (بخاری کتاب الدعوات)۔

اب اولوں اور برف کے پانی سے دھونے سے کیا مراد ہے۔ دراصل سب سے زیادہ شفاف پانی وہی ہوتا ہے جو اولوں اور برف کی صورت میں اترتا ہے۔ ہر قسم کی گندگی، ہر قسم کی کثافت اس میں سے بجلیاں جلا دیتی ہیں اور وہی شفاف پانی ہے جو دراصل صفائی کر سکتا ہے۔ تو حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بظاہر سائنس کا علم نہ رکھنے کے باوجود خدا تعالیٰ کی آواز میں بولتے ہیں اور وہی کلمات کہتے ہیں جو حیرت انگیز طور پر سائنس کے رازوں سے بھی پردہ اٹھا رہے ہیں ورنہ حضور یہ بھی تو فرما سکتے تھے اپنی طرف سے کہ صاف پانی سے دھودے۔ عام صاف پانی کہاں اور کہاں آسمان سے اترنے والا صاف پانی۔

بخاری کتاب الدعوات میں حضرت ابو موسیٰ اَشْعَرِی سے روایت ہے کہ حضورؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری خطائیں اور میری بھول چوک اور اپنے معاملہ میں میری کمی بیشی کو معاف فرمادے۔ نیز ہر اس چیز کو بھی جسے تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میرے مزاح اور میری سنجیدگی (کے نتیجہ میں ہونے والی باتیں) نیز میری غلطی سے اور مجھ سے عمداً سرزد ہونے والے امور کو بھی بخش دے اور یہ سب کچھ مجھ میں موجود ہے۔ مطلب یہ ہے بھول چوک بھی ہوتی ہے مجھ سے اور سنجیدگی سے بھی بات کرتا ہوں۔ مزاح سے بھی بچوں اور پیارے بچوں سے دل لگا کر بات ایسی کرتا ہوں جو ان کو عقل دینے والی ہو، ان کو سمجھانے والی ہو۔ مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ان کی دلآزاری کی جائے۔ تو یہ سارے مجھ میں موجود ہیں مزاح بھی اور سنجیدگی بھی اور ہر قسم کی باتیں۔ تو مجھ سے ان سب باتوں کی سزا کو معاف فرمادے، ان کے بد عمل سے مجھے محفوظ رکھ، اس کے نتیجوں سے مجھے محفوظ رکھ۔

پھر ترمذی کتاب الدعوات میں عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ داوٗد ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی کہ اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا طالب ہوں اور اس کی محبت کا طالب ہوں جس سے تو محبت کرتا ہے اور تجھ سے ایسے اعمال کا طلبگار ہوں جس سے تو محبت کرتا ہے اور تجھ سے ایسے اعمال کا طلبگار ہوں جو مجھے تیری محبت کے مقام تک پہنچا سکیں۔ اے اللہ مجھے اپنی محبت میری جان سے، میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کردے۔

یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہر شخص آسانی سے یاد کر سکتا ہے یعنی انہی الفاظ میں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے استعمال فرمائے تھے اور بہت ہی عظیم الشان دعا ہے یہ۔ اصل الفاظ یہ ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرب کی حالت میں جو دعا مانگا کرتے تھے کسی قسم کی بے چینی اور کوئی دکھ لگا ہو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے مطابق حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی پریشانی ہوتی یہ دعا کرتے یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ اے حی و قیوم خدا میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ یہ وہ دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمیشہ مانگی اور اس پر بہت زور دیا اور بار بار اپنی جماعت میں نصیحت کی کہ یہ دعا ضرور کیا کرو یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔

بخاری کتاب الدعوات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ مشکل وقت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ صاحبِ عظمت ہے اور حلیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب بھی ہے۔

اب یہاں اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں کچھ مختلف ہیں حالانکہ مضمون ایک ہی ہے۔ یعنی پریشانی کی حالت میں بعض صحابہ کے نزدیک ایک دعا مانگی، بعض کے نزدیک دوسری مانگی۔ غرضیکہ پریشانی کی حالت تو اپنی جگہ رہی لیکن دعائیں کچھ بدلتی رہیں جس کا غالباً ایک یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ مختلف پریشانیوں کی نوعیت کے مطابق آپ کی دعا بدل جایا کرتی تھی۔ ہر پریشانی کی ایک نوعیت نہیں ہوتی۔ کئی قسم کی پریشانیاں آپ کو لاحق تھیں۔ بنی نوع انسان کی، ہمارے زمانہ کی پریشانیاں بھی، قیامت تک کے آنے والے وبالوں کی پریشانیاں بھی۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو بھی دعا پریشانیوں کے دور کرنے کے لئے کرتے تھے وہ حالات کے مطابق دعا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے یہ مروی ہے اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ۔ یعنی جب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو شدید پریشانی ہوتی تھی تو کہتے تھے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ عرش کریم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ پھر آپ دعا کیا کرتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل ۔من مسند بنی هاشم)

کسی کام کا ارادہ کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق یہ تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ یعنی اے اللہ تو اس کام میں میرے لئے خیر و برکت رکھ دے اور میرے لئے اسے چن لے۔ اِخْتَار کا مطلب چننا ہے۔

ابو داؤد کتاب الادب میں ایک روایت حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی پناہ مانگتا ہوں"۔ یعنی خود گمراہ ہوں یا کوئی مجھے گمراہ کردے۔ "پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ خود غلطی کروں یا کوئی اور مجھے پھسلا دے۔ "ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ نہ میں کسی پر ظلم کرنے والا ہوں نہ کوئی مجھ پر ظلم کرنے والا ہو۔ "اور اس بات سے کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے"۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذاخرج من بیته)

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوامامہ سے روایت ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ دعائیں کیں۔ مگر ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اب یہ جو دعائیں ہیں آنحضور ﷺ کی یہ تو وہ چند دعائیں مَیں پیش کر رہا ہوں جو وقت کی نسبت سے میں نے چنی ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تو ساری رات بھی دعاؤں میں بسر ہوتی تھی۔ آنکھ کھلتی تھی تو دعا کرتے ہوئے کھلتی تھی، سوتے میں دعا کیا کرتے تھے، جاگتے میں دعا کیا کرتے تھے، اٹھتے میں دعا کرتے تھے، بیٹھتے میں دعا کرتے تھے۔ پس حضور اکرم ﷺ کی ساری دعائیں کس کو یاد رہ سکتی ہیں۔ لیکن اس کا حل بھی تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہی بیان فرمادیا اور بہت ہی پیارا حل تجویز فرمایا۔ میں آپ کے سامنے یہ رکھتا ہوں۔

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ دعائیں کیں مگر ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اتنی دعائیں، اتنی دعائیں! کون ہر وقت یاد رکھ سکتا ہے۔ تو ابوامامہ نے صاف بات کی۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ نے بہت کثرت سے دعائیں کی ہیں مگر ہمیں تو کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جو ان سب دعاؤں کے جامع ہوں، جو میں نے دعائیں کی ہیں ان سب کو اکٹھا کردیں، ان کا نچوڑ ہو، ایسی دعا نہ سکھاؤں؟ تو انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ!۔ فرمایا تم کہو اے اللہ میں تجھ سے اس خیر کا طالب ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے طلب کی۔ اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کے شر سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ تو ہی ایسا وجود ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اپنے مطالبات تجھ تک ہی پہنچائے جاتے ہیں۔ اور نیکی بجا لانے اور برائی سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریریں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کے متعلق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دعائیں کرتے رہے وہ بھی اسی طرح بے شمار ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے مانگیں اور ان کا یاد رکھنا بھی سب کے لئے ممکن نہیں۔ پس ان دعاؤں کے وقت بھی یہی دعا کرنی چاہئے کہ جیسے تیرے بندے غلام احمد نے تیرے حضور دعائیں کی تھیں دن کو بھی اور رات کو بھی، ہر مسئلے میں، ہر مشکل کے وقت ہمیں بھی ویسی ہی دعاؤں کی توفیق عطا فرما۔ اور وہ دعائیں جو آپ نے مانگیں گویا ہم نے بھی وہی مانگی ہیں۔ پس یہ وہ طریق ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

اولین کو بھی سکھا گئے اور آخرین کو بھی۔

"آنحضرت ﷺ کی دعائیں دنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے ہیں وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچو اور مکہ کے انقلاب کو دیکھو جہاں بت پرستی کا اس قدر چرچا تھا کہ ہر ایک گھر میں بت رکھا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی ہی میں سارا مکہ مسلمان ہو گیا اور ان بتوں کے پجاریوں ہی نے ان کو توڑا اور ان کی مذمت کی۔ یہ حیرت انگیز کامیابی، یہ عظیم الشان انقلاب کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتا جو ہمارے پیغمبر ﷺ نے کر کے دکھایا۔ یہ کامیابی آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی اور اللہ تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھا"۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۴،۵۲۵)

اگر اللہ تعالیٰ سے انسان قوت قدسی نہ مانگے اور مدد نہ مانگے بت شکنی میں تو آدمی کے نفس کے بت بھی نہیں ٹوٹتے۔ ہزاروں بت چھپے ہوئے ہیں ایک کے بعد دوسرے۔ اس لئے وہی دعائیں کرنی چاہئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی متابعت میں کیں۔

پھر آنحضورؐ کی دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہ (رضوان اللہ) کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ قوم کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تب ہی کچھ بن سکے گا"۔ (ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن صفحہ ۵۹)

پھر فرماتے ہیں: "جو تضرّع اور زاری آپ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔ پھر آپ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور سرور آ چکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ وزاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَ لَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ یہ آپ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمد کا ظہور تھا اس وقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمد کی تجلی کے وقت ہوا جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۸،۱۶۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ آخری اقتباس بہت پرزور ہے اور جتنی دفعہ یہ پڑھا جائے اس کی لذت کم نہیں ہوتی، ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے والا کلام ہے۔ فرماتے ہیں:

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں"۔ یہی دعا سے مراد خصوصی کوئی دعا نہیں بلکہ دعا ہی ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ جتنی بھی دنیا میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، جتنے بھی اولیاء کرامتیں دکھلاتے ہیں وہ دعا ہی کے نتیجہ میں ایسا کرتے ہیں۔

فرمایا: "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ" (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰،۱۱)۔ یعنی اے میرے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود بھیج اور برکتیں نازل فرما۔ کس حد تک۔ جس حد تک آپ کا ہمّ اور غم دنیا کے لئے تھا اور حزن ایسا جو اپنی امت کے لئے ہمیشہ کے لئے تھا، قیامت تک کے لئے اپنی امت کے لئے آپ کا دل غمگین رہتا تھا کہ یہ کہیں بے راہرو نہ ہو جائے۔ پس اسی طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر بھی اپنی رحمت کے انوار ابدالآباد تک نازل کرتا رہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

❁❁❁......❁❁❁......❁❁❁

بقیہ صفحہ: (۱۱)

کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دینا۔ حضور پُرنور نے فرمایا کہ ترمذی کی ایک اضافی دعا بھی ہم آخر میں پڑھتے ہیں کہ اللھم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده کہ اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

ایک اور دعائے جنازہ حضور پرنور نے مسند احمد بن حنبل سے بیان فرمائی۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ دعائے جنازہ اس طرح پڑھتے۔ اے اللہ تو ہی اس مرنے والی جان کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا تھا اور تو نے ہی اسے اسلام قبول کرنے کی ہدایت دی تھی اور تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تو ہی اس کے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے ہم اس کی شفاعت کرتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ یہاں شفاعت دعا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

اگلی حدیث حضور نے سنن ترمذی سے بیان کی عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو ایک جنازہ پر دعا پڑھتے سنا آپ کے الفاظ تھے اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے غسل دے اور اس طرح دھو ڈال جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔

عوف بن مالک ہی سے مروی اگلی حدیث حضور پرنور نے یہ بیان کی عوف بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک بار نماز جنازہ پڑھائی اور جو دعا آپ نے کی وہ میں نے یاد کر لی۔ آپؐ نے دعا کی اے ہمارے خدا تو اس کو بخش دے اس پر رحم کر اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر اس کی جگہ عمدہ قابل عزت بنا اس کی قبر وسیع کر اس کو پانی برف اور اولوں سے غسل دے اس کو گناہوں اور غلطیوں سے اس طرح پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد تو صاف اور پاک فرما دیتا ہے۔ اس کو اس دنیاوی گھر کے بدلے زیادہ بہتر گھر دے اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کے ساتھی سے بہتر ساتھی بخش اور اس کو جنت میں داخل کر اسے قبر اور آگ کے عذاب سے بچا۔

اگلی دعا حضور نے مسند احمد بن حنبل سے یہ بیان کی۔ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو یہ پڑھا کرو اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر اگلی حدیث سنن ابوداؤد سے بیان فرمائی کہ آنحضرتؐ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر احباب سے فرماتے کہ اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب شروع ہونے والا ہے۔

اگلی حدیث حضور پرنور نے یہ بیان کی کہ آنحضرتؐ مدینہ کی کچھ قبروں کے پاس سے گذرے تو ان کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو اللہ ہمیں بھی بخشے اور تمہیں بھی تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

اگلی حدیث حضور پرنور نے حضرت عائشہؓ سے مروی بیان کی آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی آپ کے ہاں جس رات بھی باری ہوتی آپ رات کے آخری حصے میں البقیع کے قبرستان کی طرف تشریف لے جاتے اور کہتے تھے اے مومن قوم کے گھر تم پر سلامتی ہو۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ یہاں ہر رات سے مراد بہت سی راتیں ہیں لازمی طور پر سب راتیں مراد نہیں۔ اور تم پر وہ وقت آ چکا ہے جو کل تمہیں دیئے جانے کا پختہ وعدہ تھا اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی یقیناً تم ہی سے آملنے والے ہیں اے اللہ بقیع الغرقد کے رہنے والوں کو بخش دے۔

اس کے بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات اس تعلق میں سنا کر اپنے بصیرت افروز خطبہ کا اختتام فرمایا۔

ولادت

☆- مکرم شوکت اللہ صاحب جینا آف یادگیر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ زچہ اور بچی کی صحت و تندرستی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے۔ اور حضور انور نے سعدیہ شوکت نام تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم رحمت اللہ صاحب جینا کی پوتی اور مکرم مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان کی نواسی ہے۔ (اعانت -/۵۰ روپے) نور الحق ہوڈڑی نمائندہ اخبار بدر و سکرٹری مال یادگیر)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

بقیہ:درس القرآن از صفحہ اول

فرمایا کہ ان سے باہمی تباغض پیدا ہوتا ہے۔ مسلمان تو ان چیزوں سے بچتے ہیں پھر بھی ان میں بغض وعداوت ہے۔اس کی وجہ مجھے تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے۔ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ (المائدہ :۱۵)(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹/اگست ۱۹۰۹ء۔حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

آیت نمبر ۹۸:"جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ......الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ لوگ بھی گھر بنایا کرتے ہیں لیکن وہ تباہ و برباد ہو جایا کرتے ہیں۔ یہاں خدا تعالیٰ ثبوت دیتا ہے اس بات کا کہ میں ہوں اور میں علیم اور قادر مطلق ہوں۔ابراہیمؑ نے جو گھر بنایا وہ توحید و عظمت الٰہی کی خاطر بنایا گیا تھا اس لئے اب تک قائم ہے۔اسی طرح فرماتا ہے اللہ نے اس گھر کو عزت والا بنایا۔ قِيٰمًا لِّلنَّاس، جب تک دنیا قائم ہے یہ بھی رہے گا۔ یہ نہ ہوگا تو دنیا بھی نہ ہوگی۔

آیت نمبر ۱۰۲:"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ...... الخ"۔ اس آیت کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ جب آیات قرآن نازل ہو رہی تھیں تو اگر سوال کئے جاتے تو خدا تعالیٰ اگر ان کے جواب نہ دیتا تو کئی شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے تھے مثلاً یہ کہ خدا تعالیٰ کو پتہ ہی نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ دوسری طرف اگر سب کے جواب دئے جاتے تو بہت سے ایسے سوالات بھی ہوتے ہیں جو ناواجب اور لغو ہوتے ہیں۔ اگر ان کے جواب دئے جاتے تو ناحق مشکل اور مصیبت پڑ سکتی تھی۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آیات کے نزول کے وقت سوالات نہ کیا کرو۔ حضور نے فرمایا اگر قرآن کریم پڑھتے ہوئے کسی بات کی حکمت سمجھ نہ آئے تو کسی اہل علم سے پوچھ کر حل کر لینا چاہئے یا خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے ۔ میرا بھی یہی تجربہ ہے کہ ایسے مواقع پر میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ بسا اوقات ایسے مواقع پر خدا تعالیٰ نے، بلکہ ہر موقع پر ہی، وہ آیات سمجھا دیں۔ لَا تَسْئَلُوْا میں ہر سوال کرنا منع نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک صاحب کے سوال کرنے پر فرمایا "بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کو نکالتے نہیں اور پوچھتے نہیں جس سے وہ اندر ہی اندر نشو و نما پاتا رہتا ہے اور پھر اپنے شکوک اور شبہات کے انڈے بچے دے دیتا ہے اور روح کو تباہ کر دیتا ہے۔ایسی کمزوری نفاق تک پہنچا دیتی ہے کہ جب کوئی امر سمجھ میں نہ آوے تو اسے پوچھا نہ جاوے اور خود ہی ایک رائے قائم کر لی جاوے......ہاں یہ سچ ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر سوال کرنا بھی مناسب نہیں۔اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اور ایسا ہی اس سے بھی منع فرمایا گیا ہے کہ آدمی جاسوسی کر کے دوسروں کی برائیاں نکالتا رہے۔ یہ دونوں طریق برے ہیں لیکن اگر کوئی امر اہم دل میں کھٹکے تو اسے ضرور پیش کر کے پوچھ لینا چاہئے"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۳ء، صفحہ ۱)

☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۲۳/دسمبر ۱۹۹۹ء۔(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۳ تا ۱۱۴)

آیت نمبر ۱۰۴:" مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ.........الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نزول وحی کے وقت سوالات کرنے سے اس لئے منع کیا گیا تھا کہ ادھر ادھر کے سوالات کے جوابات میں بہت زیادہ تفصیل ہو جاتی تھی اور قرآن بے معنی اور غیر ضروری باتوں سے بھر جاتا۔ مثال کے طور پر یہاں اللہ تعالیٰ نے بَحِيْرَةٍ اور سَآئِبَةٍ وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب اگر ایسی تمام تفصیلات قرآن میں بیان کی جاتیں تو ان کا آئندہ زمانوں والوں کو کیا فائدہ ہو سکتا تھا؟ یہاں قرآن نے ایسی چند مثالیں دی ہیں کہ جن سوالات کی کثرت سے روکا جا رہا تھا وہ اس قسم کے سوالات ہیں جو جہالت کے آئینہ دار ہیں اور اگر سارے جواب آ جائیں تو ساری کتاب ہی بے معنی اور بے حقیقت ہو کر رہ جائے گی۔

آیت نمبر ۱۰۵:" وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عجیب معاملہ ہے کہ جب دین کے معاملے میں انہیں کوئی عقل کی نئی بات بتائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جو ہمارے باپ دادا سے ہمیں ملا ہے۔ لیکن جب نئی نئی ایجادات کا تذکرہ ہوتا ہے اور ان سے اگر کہا جائے کہ انہیں بھی نہ استعمال کرو اور جو تمہارے باپ دادا نے سواریاں وغیرہ استعمال کیں انہیں ہی اپناؤ اور وہی پرانے ذرائع اختیار کرو تو پھر کہتے ہیں نہیں اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہم ان بے چارے انجانے لوگوں کے ذرائع بھلا کیسے اختیار کر سکتے ہیں۔اب تو زبردست ایجادات ہو چکی ہیں اور زمانہ اتنی ترقی کر گیا ہے ہمیں نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

آیت نمبر ۱۰۵:" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یہی سب سے ضروری امر ہے کہ اپنے نفوس کے نگران بن کر رہیں اور اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "چالیس برس کا عرصہ گزرتا ہے میں نے جب مسند احمد بن حنبل پڑھی تھی تو پہلی حدیث حضرت ابو بکرؓ سے اسی آیت کی تفسیر کے متعلق پڑھی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ......جب ایسا وقت آ جاوے کہ انسان بخل، کنجوسی کا مطیع ہو اور خواہشوں کا متبع اور ہر ایک شخص اپنی رائے ہی پسند کرنے لگے تو پھر تو اپنی جان کا فکر کر......"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹/اگست ۱۹۰۹ء، تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۹)

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "......اصل مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو ہدایت پہنچائی جائے لیکن وہ نہ مانے اور بات نہ سنے تو اس وقت تم یہ نہ کرو کہ اسے منوانے کی خاطر اور اس کی اصلاح کے لئے تم اپنی اصلاح چھوڑ دو اور غلط راہ اختیار کر لو بلکہ اپنی اصلاح مدنظر رکھو۔ کسی کا دین بچانے کے لئے تھوڑی سی بے دینی اختیار کرنی جائز نہیں۔ان کے لئے خود کوئی گمراہی والی بات نہ کرو۔ یہ خیال کر کے کہ ہم یہ بات کریں گے تو یہ بات مان لیں گے ، کوئی بے دینی اختیار نہ کرو...... مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہئے تا کہ وہ ہمیں غیر نہ سمجھیں اور ہماری باتیں توجہ سے سنیں۔اگر ہم ایسا کریں تو ان کے احمدی ہونے سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ ہم ایک گناہ کے مرتکب ہو کر غیر احمدی بن گئے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پہلے اپنے نفسوں کی اصلاح کرو پھر تم دوسروں کی اصلاح کے قابل بنو گے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کیا جاوے۔ جب تک ہم خود اپنے اعمال سے خدا کو راضی نہیں کرتے دوسروں کو خدا کی رضا کی طرف بلانا عبث ہے۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں وہ دوسروں کو کیا روشنی دے سکتا ہے اور جو آپ ٹھوکریں کھا رہا ہو وہ دوسروں کو کیا سہارا دے سکتا ہے۔ جو خود پاک نہیں، وہ دوسروں کو کیا پاک کر سکتا ہے؟......"۔(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳،نمبر ۱۰ صفحہ ۳۵۰،۳۵۱)

پھر فرماتے ہیں "تم اپنی تبدیلی کے واسطے تین باتیں یاد رکھو۔(۱) نفس امارہ کے مقابل پر تدابیر اور جدوجہد سے کام لو۔(۲) دعاؤں سے کام لو۔(۳) سست اور کاہل نہ بنو اور تھکو نہیں"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸، ۳۹۔مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

آیت نمبر ۱۰۷:"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تمام مفسرین متفق ہیں کہ جن حالات کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کو حل کرنا انتہائی مشکل ہے۔ان مشکلات کو حل کرنے کے لئے مفسرین نے جو حل پیش کئے ہیں ان سے مشکلات مزید بڑھتی گئی ہیں۔ مثلاً وہ ان بحثوں میں پڑ گئے کہ اگر کوئی فوت کہیں ہوتا ہے اور مسجد پاس نہ ہو تو کیا ہوگا وغیرہ۔اس لئے بہت غور و خوض کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ قرآن کے بہت سے پہلو ایسے ہیں جن پر آئندہ زمانوں میں روشنی ڈالی جا سکے گی۔اس آیت میں تو زبردست خبر دی گئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب ساری زمین مسجدوں سے بھر جائے گی۔ اس وقت ادھر ادھر تلاش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ میں تو اس آیت کو مساجد کی کثرت اور اسلام کے پھیلاؤ کی پیشگوئی کے طور پر لیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ورثاء اور بعض غیروں کو جائیداد سے حصہ دینے کے متعلق جو مختلف رواج اور امکانات پائے جاتے ہیں ان کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا۔

آیت نمبر ۱۰۹:" ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یہی خوف کہ اگر کسی گواہ نے جھوٹ بولا تو دوسرا اُٹھ کر قسم کھا کر پہلے کے خلاف کہہ سکتا ہے۔اس سے ورثاء کو اپنے حقوق کے محفوظ رہنے کی حفاظت اور ضمانت دے دی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "پہلوں کی قسم کے بعد دوسروں کو قسم کے لئے کہا جائے گا۔وہ اس خوف ہی سے صحیح شہادت دیں گے۔ یعنی اگر وہ جھوٹی شہادت دینے سے نہ ڈریں گے تو کم از کم اس بات سے تو ضرور ڈریں گے کہ اگر ہم نے جھوٹی قسم کھائی تو پھر ایک اور مجلس قائم ہوگی جس میں ہمارے مقابل والے لوگ قسمیں کھائیں گے"۔

آیت نمبر ۱۱۱:" اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ ......الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے جب 'اِذْ' کہا جاتا ہے تو مراد یہ ہوتی ہے کہ غور سے سنو اور یاد کرو اس وقت کو۔ یہاں دو قسم کے واقعات کا ذکر ہے۔ایک وہ جب مریم اپنے بچے کو واپس لے کر آئی تھیں، جب بچپن میں باتیں کرتا تھا اور نبوت نازل نہیں ہوئی تھی دوسرے وہ جب بڑی عمر میں نبوت شروع ہو چکی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ پیدائشی اندھا تو ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہمارے علم ہی میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کوئی ایسا اندھا ٹھیک کیا ہو۔ یہ دراصل ساری تمثیلات ہیں۔ نیز اگر اوپر والی تمام باتیں لفظی طور پر پوری ہوتی تھیں تو پھر خدا تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ، مسیح کو تو خود ہی ایسے خدائی کاموں کی وجہ سے بنی اسرائیل کے لئے کافی ہونا چاہئے تھا۔

حضور نے فرمایا کہ گزند اور تکلیف کا پہنچنا عصمت کے خلاف نہیں ہے۔اصل مقصد اگر جان سے مارنا ہو تو اس سے بچائے جانے کو یہی سمجھا جائے گا کہ ذریعہ قتل میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ اسی طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ کو زخم بھی پہنچے تھے، لیکن دشمن آپ کو قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے اور بالآخر آنحضورؐ فتحیاب اور کامیاب ہوئے۔ مسیح کے ساتھ بھی یہی ہے کہ یہود نے پوری کوشش کی لیکن وہ مارنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔اور جیسے آنحضورؐ بظاہر زخموں سے چور ہو کر نیچے گر گئے تھے لیکن زندہ نکلے۔اسی طرح عیسیٰؑ کے ساتھ ہوا تھا کہ شدید تکالیف پہنچائی گئیں، یہاں تک کہ صلیب پر بھی چڑھا دیا گیا لیکن جب اتارا گیا تو زندہ تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی کافی تفصیلات میں پہلے بیان کرتا رہا ہوں اس لئے مزید کی ضرورت نہیں۔

آیت نمبر ۱۱۳:"اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ ....الخ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "اس جگہ مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ کے الفاظ ہیں۔اس سے مراد ایسی چیز ہے جو قائم رہنے والی اور نہ منقطع ہونے والی ہو۔اور جو چیز بلا مشقت حاصل ہو اس کی نسبت آسمان کی طرف کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ آسمان سے اتری ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کہتا ہے کہ حواریوں نے مائدہ اتارنے کا مطالبہ کیا تھا۔ انجیل میں اس کا کہیں ذکر نہیں پایا جاتا۔البتہ صرف مسیحؑ کے جواب کا ذکر

ہے۔ حضور نے فرمایا کہ لازماً انہیں ماننے کے نتیجہ میں تنگی کا سامنا کرنا پڑا ہوگا اور بھوک نے بھی خوب ستایا ہوگا اور موسیٰؑ پر جیسے من و سلویٰ اترا تھا اسی طرح انہوں نے بھی چاہا ہوگا کہ انہیں بھی کچھ ملے۔ انجیل میں اس کے بارہ میں مسیحؑ کہتے ہیں "زندگی کی روٹی میں ہوں، تمہارے باپ دادا نے بیابان میں منّ کھایا اور مر گئے۔ یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اترتی ہے تاکہ آدمی اس میں سے کھائے اور نہ مرے۔ میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اتری۔ اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا وہ میرا گوشت ہے"۔ (یوحنا باب ۶ آیات ۴۸ تا ۵۱)

حضور نے فرمایا کہ اس کا اصل مطلب یہی ہے کہ روحانی مائدہ یہی ہے جو روحانی تعلیم ہے، جو آسمان سے اتری ہے۔ اسی طرح تمہیں ابدی زندگی ملے گی۔ یہ مطلب نہیں کہ مسیح کا اصل گوشت کھاؤ اور اس کا خون پیو جیسا کہ عیسائیوں نے غلط طور پر اس عقیدہ کو اپنا لیا ہے۔

آیت نمبر ۱۱۴: "قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْهَا .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ وہ بار بار دنیاوی مائدہ کا مطالبہ کرتے تھے اور مسیحؑ انہیں روحانی مائدہ کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ حواری سمجھتے تھے کہ مسیحؑ ہماری بات سمجھتے نہیں حالانکہ وہ بخوبی سمجھتے تھے اور انہیں نیکی کی اور روحانی تعلیم کی طرف متوجہ کرتے تھے کہ اصل زندگی اسی میں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضورؐ کے صحابہ تو قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ لیکن اس کے مقابل پر حواریوں کے بارہ میں فرماتے ہیں "قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نَعْلَمَ کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے بسر کی، اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰/فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۵)

درس قرآن کریم ۲۵/دسمبر ۱۹۹۹ء۔
سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۵ تا ۱۲۱ + سورۃ الانعام آیت نمبر ۱ تا ۱۵

آیت نمبر ۱۱۵: قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ...... الخ"۔ اس آیت کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ یہاں لِاَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا فرمایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دعا کا اثر حواریوں کے لئے نہیں تھا اور نہ مائدہ کوئی ایسی چیز ہے کہ صرف حواری ہی اس سے مستفیض ہونگے بلکہ عام رزق مراد ہے جیسے کہ آگے خود تشریح کی ہے وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْن۔ اس کے بعد اِنِّی مُنَزِّلُهَا عَلَیْکُمْ کے بارہ میں فرماتے ہیں "یہاں علماء کی بحث ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا سن کر وہ ڈر گئے مگر میرے نزدیک یہ دعا کی گئی اور یقیناً قبول ہوئی۔ دیکھتے نہیں عیسیٰ کے نام لیووں کے پاس کتنا رزق ہے۔ کتنی دولت ہے یہاں تک کہ دن میں کئی بار لباس تبدیل کرتے اور نئے سے نئے کھانے کی وجہ سے گویا ہر روز ان کے ہاں عید ہوتی ہے۔ عِیْدًا لِاَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا کے لفظ کا اثر ہے"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹/اگست ۱۹۰۹ء، حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ کے بارہ میں درج ہے "معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو یہ باتیں پسند آئیں۔ وہ بھی ان کو اچھا سمجھتے تھے اس لئے آپ نے اپنے آپ کو شامل کر کے دعا کی کہ خدایا ہمارے لئے مائدہ اتار۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے اور آئندہ لوگوں کے لئے عید ہو"۔

آیت نمبر ۱۱۶: "قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْکُمْ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ظاہری دستر خوان اتارنے کو پرانے علماء اور بزرگ بھی ردّ کرتے ہیں۔ چنانچہ ابو عبد اللہ القرطبی لکھتے ہیں کہ "مجاہد نے یہ کہا ہے کہ کوئی دستر خوان نہیں اتارا گیا۔ یہ دستر خوان کا اترنا مثالی رنگ میں ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس مائدہ کے بارہ میں مختلف مفسرین نے بعض عجیب و غریب روایات بھی بیان کی ہیں۔ ایک روایت تفسیر کبیر رازی سے حضور نے پیش بھی فرمائی۔

آیت ۱۱۷: "وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ .... الخ"۔ حضور نے بتایا کہ علامہ شہاب الدین آلوسی نے روح المعانی میں فرمایا ہے کہ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کی زجر و توبیخ اور ان کو لاجواب کرنے کے لئے فرمائے گا"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ درست ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ قیامت کے روز یہ سوال و جواب ہوگا۔ اس کی بنیادی تفسیر کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "......... اب ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ جواب دیں گے کہ جب تک میں زندہ تھا عیسائی لوگ نہیں بگڑے تھے اور جب میں مر گیا تو مجھے خبر نہیں کہ ان کا کیا حال ہوا۔ پس اگر مان لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ عیسائی بھی اب تک بگڑے نہیں اور سچے مذہب پر قائم ہیں۔ پھر ماسوا اس کے اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی وفات کے بعد اپنی بے خبری ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے میرے خدا جب تو نے مجھے وفات دے دی، اس وقت سے مجھے اپنی امت کا کچھ حال معلوم نہیں۔ پس اگر یہ بات صحیح مانی جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور مہدیؑ کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑائی کریں گے تو نعوذ باللہ قرآن شریف کی یہ آیت غلط ٹھہرتی ہے اور یا یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولیں گے اور اس بات کو چھپائیں گے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے تھے اور چالیس برس تک رہے تھے اور مہدی کے ساتھ مل کر عیسائیوں سے لڑائیاں کی تھیں۔ پس اگر کوئی قرآن شریف پر ایمان لانے والا ہو تو فقط اس ایک ہی آیت سے تمام وہ منصوبہ باطل ثابت ہوتا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مہدی خونی پیدا ہوگا اور عیسیٰ اس کی مدد کے لئے آسمان سے آئے گا۔ بلاشبہ وہ شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے"۔

(لیکچر لاہور، رحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

آیت ۱۱۸: "مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ نئے عہد نامہ میں بھی کہیں بھی اشارۃً بھی ذکر نہیں ملتا کہ جب تک عیسیٰؑ ان میں موجود رہے انہوں نے انہیں یہ تعلیم دی ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کی بجائے معبود کے طور پر میری اور میری ماں کی پرستش کرو۔

آیت نمبر ۱۲۰: "قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ .... الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ "اس سورۃ میں معاشرت کے اصول بتائے۔ بیویوں، بچوں، یتیموں، اپنے ہم مذہبوں، غیر مذہبوں سے برتاؤ بتایا۔ اور سمجھایا کہ سب سے مقدم اللہ کی رضامندی ہے"۔

(ضمیمہ بدر قادیان ۲۶/اگست ۱۹۰۹ء حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۳۸)

آیت نمبر ۱۲۱: "لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سورۃ المائدہ کا آخری حصہ ہے۔ اور اس کا گہرا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ یہاں وَمَا فِیْهِنَّ فرمایا گیا ہے یعنی آسمانوں اور زمین کے درمیان بہت کچھ ہے۔ اس پر بہت غور کرنا چاہئے۔ اس کی توفیق مسلمانوں کو نہیں ملی بلکہ عیسائیوں کو ملی ہے۔ اسطرف تو انہوں نے بہت توجہ دی اور نئی نئی باتوں کا انکشاف کرتے رہتے ہیں لیکن دوسری طرف اصل خدا سے دور ہو گئے۔

سورۃ الانعام

سورۃ المائدہ کے بعد سورۃ الانعام کا درس شروع ہوا۔ یہ سورۃ مکی ہے اور اس کی چھ آیات مدنی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے تفسیر کبیر امام رازی سے حضرت انسؓ کی ایک روایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ نے فرمایا "سورۃ الانعام کے علاوہ کوئی سورۃ مجھ پر یکدفعہ نازل نہیں ہوئی اور کسی سورۃ کے (مقابلہ) کے لئے اتنے شیاطین کبھی اکٹھے نہیں ہوئے جتنے اس سورۃ کے لئے جمع ہوئے تھے۔ جبرائیلؑ کو جب اس سورۃ کے ساتھ میری طرف بھیجا گیا تو اس کے ساتھ پچاس فرشتے یا پچاس ہزار فرشتے (راوی کو شک ہے کہ کیا فرمایا تھا) بھیجے گئے جو اس سورۃ کی اپنے پروں سے حفاظت کر رہے تھے۔ ان فرشتوں نے اس سورۃ کو اس طرح میرے دل میں جاگزیں کر دیا جس طرح پانی حوض میں قرار پا جاتا ہے۔ پھر صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا "اس سورۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں ایسی عزت سے نوازا ہے کہ آئندہ ہم پر کبھی ذلت وارد نہ ہونے دے گا۔ اس میں مشرکین کی حجتوں کا توڑ ہے اور اللہ کے وعدہ کا ذکر ہے جن کے وہ خلاف نہیں کرے گا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا ہے کہ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران میں خانہ جنگیوں کے متعلق ہدایت ہے اور یہ کہ جہاد میں متقی ہی کامیاب ہونگے۔ پھر سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ میں معاشرت کے متعلق ہدایات ہیں۔ اب اس سورۃ انعام میں حضرت نبی کریمؐ کی رسالت کی نسبت ثبوت اور اعتراضوں کے جواب ہیں"۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے آنے کی غرض بیان کی ہے۔ ...... نبی دنیا میں آکر اس صداقت سے آگاہ کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات حاصل ہوتی ہے۔ خدا نما صرف نبی کا وجود ہوتا ہے۔ انہی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا حقیقی علم حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اس سورۃ سے عقلی مباحثات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پس اس میں مشرکین کے مذاہب کا بھی ذکر ہوگا اور ایسے لوگوں کا بھی جن کی الہامی کتب گمنامی میں پڑی ہیں جیسے مجوسی ہیں۔ اس میں ان کا بھی ردّ ہوگا"۔

آیت نمبر ۲: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ .... الخ"۔ حضور نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرماتے ہیں "اوپر دیکھو اور مختلف ستاروں کی دوری اور حالات کی طرف توجہ کرو، پھر نیچے زمین میں اور مَا فِیْهَا پر نظر کرو۔ سوئی کے ایک ناکے پر جو پانی کا قطرہ ہے اس میں بھی صدہا کیڑے ہیں۔ ایک صاحب نے لکھا ہے کہ پہلے انسان نے بڑے بڑے جانوروں سے مقابلہ کیا۔ اب چھوٹے چھوٹے

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

کلکتہ:۔ مورخہ 26.3.2000 کو محترم امیر صاحب کلکتہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا محترم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے کی دوسری تقریر محترم مبشر احمد صاحب سہگل کی ہوئی اور تیسری تقریر قائد علاقائی مکرم عبد الحمید کریم صاحب نے کی اور آخر پر مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

کوسمبی (اڑیسہ) ۲۳ مارچ ۲۰۰۰ کو جلسہ یوم مسیح موعود کوسمبی کی مسجد میں منعقد ہوا۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل قرآن و حدیث سے پیش کئے گئے۔ افتتاحی تقریر خاکسار نے کی دوسری محترم میر کمال الدین صاحب نے اور تیسری مکرم مولوی میر عبد الحفیظ صاحب اور چوتھی تقریر مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب نے کی آخر پر خاکسار کے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(صدر جماعت سونگڑہ)

جانوروں، طاعون کا کیڑا، ہیضہ کا کیڑا، مرگی کا کیڑا، کا مقابلہ ہے"۔

آیت نمبر ۳:" هُوَالَّذِی خَلَقَكُمْ مِنْ طِيْنٍ.........الخ"۔ علامہ محمود بن عمر الزمخشری تفسیر الکشاف میں لکھتے ہیں کہ "ثُمَّ قَضٰیٓ اَجَلًا سے مراد اَجَلُ الْمَوْت یعنی موت کی مدت ہے اور وَاَجَلٌ مُسَمًّی عِنْدَهٗ سے مراد اَجَلُ الْقِيَامَة یعنی قیامت کی میعاد ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی اجل یعنی ثُمَّ قَضٰیٓ اَجَلًا سے پیدائش سے لے کر موت تک کی مدت مراد ہے اور دوسری اجل یعنی اَجَلٌ مُسَمًّی عِنْدَهٗ سے مراد موت سے لے کر بعثت تک کی مدت ہے اور وہ برزخ ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی اجل سے مراد نیند ہے اور دوسری اجل سے مراد موت ہے"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ (۱) پہلی اجل سے مراد انسان کی عمر اور دوسری اجل سے مراد دنیا کی عمر ہے۔ (۲) پہلی اجل سے مراد دنیاوی اجل اور دوسری سے مراد روحانی اجل بھی ہو سکتی ہے۔ جسمانی کمال کا زمانہ اور روحانی کمال کا زمانہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ (۳) پہلی اجل سے مراد دنیا کی عمر اور دوسری سے عقبیٰ کی عمر بھی مراد ہو سکتی ہے۔ (۴) پہلی اجل سے شخصی اجل اور دوسری سے عام اجل مراد ہو سکتی ہے۔ قیامت عامہ ضرور آنے والی چیز ہے۔ بلاشبہ ہمارے عقیدہ میں قیامت کے لئے ایک دن مقرر ہے"۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختلف مفسرین نے اَجَل اور اَجَلِ مُسَمّٰی کے مختلف معانی کئے ہیں اور امکانات پیش کئے ہیں لیکن اس طرح مِزِيَة بہر حال موجود رہتا ہے۔ دراصل اَجَلِ مُسَمّٰی اور اَجَل دو الفاظ زندگیوں کے متعلق استعمال ہوئے ہیں۔ ہر چیز کا بنانے والا اس کی اجل مسمّیٰ کو جانتا ہے۔ پل بنانے والے کو علم ہے کہ کب تک اس نے گرنا ہے گو پہلے بھی تباہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح انسان کی اجل مسمّیٰ مقرر ہے گو اپنی غلطیوں کی وجہ سے انسان پہلے بھی مر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۶:"فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ .... الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "اس میں بتایا گیا ہے کہ ان کے پاس عظیم الشان خبریں آئیں گی۔ اس میں بدر کی پیشگوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ان میں رہ کر نہیں ہوگا بلکہ باہر سے ان کے پاس خبریں آئیں گی۔ یہ لوگ بدر کے مقام پر ذلیل ہونگے اور اس بات کے متعلق خبریں ان کے پاس مکہ میں آئیں گی"۔

آیت نمبر ۷:"اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمکنت جو ہم نے پہلوں کو دی تھی وہ تمہیں نہیں دی۔ بظاہر دیکھا جائے تو آج کل تو زمانہ بہت ترقی کر چکا ہے لیکن پھر بھی مثلاً حضرت مصلح موعودؓ نے اہرام مصر کی مثال دی ہے۔ آج تک سائنس دان حیران ہیں کہ کس طرح ہزاروں ٹن وزنی پتھر ایک دوسرے پر بالکل سیدھی لائن میں اس زمانہ میں رکھے گئے تھے۔ اس میں انہیں کمال حاصل تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "مثلاً مصریوں نے مُردوں کی لاشوں کو بغیر سڑنے کے محفوظ و قائم رکھنے کے مصالحے ایجاد کئے۔ اہرام مصر بنائے جو آج تک کسی نے نہیں بنائے۔ ان میں ان کو کمال حاصل تھا۔ اسی طرح عربوں نے پتھروں کی عمارتوں کی تعمیر میں کمال حاصل کیا تھا۔ غرضیکہ ہر قوم اپنی خصوصیت کے اعتبار سے دوسروں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے"۔

آیت نمبر ۹:" و قَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ.........الخ"۔ المفردات میں امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ "جو فرشتہ کائنات کی سیاست کا انتظام کرتا ہے اسے لام کی فتح کے ساتھ مَلَكٌ کہا جاتا ہے اور جو انسان دنیا کی سیاست کرے اسے مَلِكٌ کہتے ہیں"۔

آیت نمبر ۱۲:" قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ.........الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ...... فرما کر بتایا ہے کہ تم سوچو اور فراعنہ مصر کا انجام کیا ہوا؟ کیا ان کا نام و نشان باقی ہے؟ ابراہیمؑ کے مکذب کا کیا انجام ہوا جس کے نام کی نسبت بھی مفسرین کو اختلاف ہے۔ وہ بے نام و نشان ہوا اور اس کے مقابلہ میں ابراہیمؑ کو دیکھو کہ اس وقت یورپ، امریکہ، ایشیا کے عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کا پیشوا ہے"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۶/اگست ۱۹۰۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سیر و تفریح بھی سفر کی غرض ہو سکتی ہے لیکن کبھی ایک غرض یہ بھی ہونی چاہئے کہ عبرت حاصل کرنے کے لئے سفر کیا کرو کہ پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "کبھی سفر عجائبات دنیا کے دیکھنے کے لئے بھی ہوتا ہے جس کی طرف آیت کریمہ قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ اشارہ فرما رہی ہے۔ اور کبھی سفر صادقین کی صحبت میں رہنے کی غرض سے جس کی طرف آیت کریمہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (توبہ :۱۱۹) ہدایت فرماتی ہے۔ اور کبھی سفر عیادت کے لئے بلکہ اتباع خیار کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی بیمار یا بیمار دار علاج کرانے کی غرض سے سفر کرتا ہے اور کبھی کسی مقدمہ عدالت یا تجارت وغیرہ کے لئے بھی سفر کیا جاتا ہے۔ اور یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے رو سے جائز ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۰۷)

آیت نمبر ۱۳:" قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفہ اولؓ کا ایک واقعہ بیان فرمایا جس میں حضورؓ نے فرمایا ہے کہ "ایک شخص نے مجھ سے کہا عذاب غیر مقطوع ہے یا نہیں؟ میں نے کہا میرے نزدیک غیر مقطوع نہیں۔ اس نے کہا پھر تو ہم بھی آپ سے آملیں گے۔ میں اس وقت خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد میں اور وہ بازار میں گئے۔ میں نے چوک میں پوچھا یہاں آپ کا کوئی واقف ہے؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ میرا بھی کوئی واقف نہیں۔ پس یہ لو دو روپے اور مجھے ایک جوت سر پر مار لینے دو۔ بول اٹھا میں سمجھ گیا۔ میں نے اسے کہا او نادان! چند واقفوں میں تو اپنی ہتک گوارا نہیں کر سکتا تو وہاں جہاں سب جمع ہونگے اپنی ہتک کیونکر گوارا کر سکے گا؟"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان، ۲۶/اگست ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

آیت نمبر ۱۵:" قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خَلق جو پیدا ہو چکا ہو اسے ادلنے بدلنے کا نام ہے اور فَطَر نیستی سے پیدا کرنے کو کہتے ہیں۔

درس قرآن کریم ۲۶/دسمبر ۱۹۹۹ء۔ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۶ تا ۳۳

آیت نمبر ۱۶:" قُلْ اِنِّیٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّی عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "یہ اظہار استغناء ہے۔ یہ مراد نہیں کہ نبی کو عذاب ہو سکتا ہے۔ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ میں بتایا ہے کہ بڑی چیز دور سے نظر آتی ہے۔ فرمایا ایسا سخت عذاب آئے گا کہ وہ ہمیشہ کے لئے لوگوں کو نظر آتا رہے گا یعنی وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا اور آنکھوں کے سامنے رہے گا"۔

آیت نمبر ۲۰:" قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ....الخ"۔ قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِیْ وَ بَيْنَكُمْ کے متعلق حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "ہمارا تمہارا مقدمہ ہے۔ پچھلی کتابوں میں شہادت موجود ہے، تم دیکھ لو کہ مکذبین رسل کا انجام کیا ہوا؟ تازہ شہادت چاہتے ہو تو اپنے اور میرے اَتباع کو دیکھ لو۔ بو علی سینا ایک طبیب تھا۔ امام غزالی و امام رازی اچھی عربی لکھنے والے ہیں مگر یہ بھی ان سے کم نہیں۔ ایک دن اس نے عمدہ تقریر کی ...... اس کا شاگرد بیٹھا تھا اس نے کہا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے تو آپ کو زیبا تھا۔ اس وقت ابن سینا خاموش رہا۔ ایک دن سردی تھی، ٹھنڈی ہوا اور یخ بستہ پانی موجود تھا۔ اسی شاگرد سے کہا ذرا کپڑے اتار کر اس میں ہو آؤ۔ وہ کہنے لگا خیر ہے کیا آپ مجنون تو نہیں ہو گئے؟ کہا کیا اسی ہمت پر مجھ پیغمبر بناتا تھا؟ نبی کریمؐ اپنے صحابہ کو گھمسانوں میں جانے کا جو حکم دیتے تھے۔ کیا وہ یہی جواب دیتے تھے؟ غرض یہاں اتباع کو مقابلہ میں پیش کیا گیا"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان . اگست ۱۹۰۹ء، بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۴۴)

آیت نمبر ۲۱:" اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جیسے اپنے بیٹوں کو علامتوں سے پہچانتے ہیں ان کے آثار، طرز، شکل و شباہت بتا دیتے ہیں، بحثوں میں نہیں پڑتے اسی طرح الٰہی کتب یا رسولوں کو بھی پہچان سکتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۲:" وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ......... الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "افتراء سے مراد ہمارے کلام میں وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعویٰ کرے کہ یہ باتیں اللہ کی طرف سے ہیں اور اس نے مجھے الہام کیا ہے اور ان باتوں کے بارے میں میرے پر اس کی وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ میں چل نہ سکا"۔ (حاشیہ انجام آتھم. روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عام فہم بات ہے کہ اگر کسی دنیاوی حکومت کو پتہ چل جائے کہ اس کے نام پر کسی نے جھوٹا پیغام پہنچایا ہے تو وہ اسے تباہ کر دے گی لیکن کیا انبیاء جو خدا کے پیغامبر ہوتے ہیں اگر وہ جھوٹے طور پر کوئی غلط پیغام پہنچائیں تو کیا خدا انہیں برباد نہیں کرے گا؟"۔

آیت نمبر ۲۶:"وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ......... الخ"۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اَسَاطِيْر کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ "سٹوریاں (کہانیاں Stories) ہیں مگر میں تمہیں سچے یقین

دُعائے مغفرت

عزیزم مکرم مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مبلغ بھوٹان کی والدہ مرحومہ فاخرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب پنکال اڑیسہ مورخہ 11.3.2000 کو بعمر 70 سال وفات پاگئی ہیں مرحومہ موصیہ تھیں مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے نیز مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نے نیا مکان بنایا ہے اس کی خیر و برکت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (مینجر بدر)

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹینک سٹریٹ کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی ﷺ
خَيرُ الزَّادِ التَّقوىٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

کے ساتھ بتاتا ہوں کہ قرآن میں کوئی قصہ نہیں ۔ بیشک آدمؑ ، نوحؑ ، یعقوبؑ ، ابراہیمؑ ، موسیٰؑ ، صالحؑ ، ہودؑ ، شعیبؑ کا بیان ہے مگر صرف حضرت رسول اللہ کے حال سے مطابق کرنے کے لئے ۔ گویا ان واقعات کے ذریعہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا ۔ پس وہ قصے نہیں بلکہ تمثیلی رنگ میں پیشگوئیاں ہیں "۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۲/اگست ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس میں ہے کہ اب بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے جب دلائل دئے جاتے ہیں تو منکرین کا یہی حال ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے نبیوں کی نسبت فرمایا ہے ، ان کو اس سے کیوں ملاتے ہو ؟ اسی طرح اگر کوئی آیت ان پر صادق آئے تو جواب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ اگلے کفار کے متعلق ہے ، نہ کہ ہمارے حق میں ۔

آیت نمبر ۲۷:" وَ هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْئَوْنَ عَنْهُ .... الخ "۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ "...... اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوسروں کو محمدؐ کی پیروی سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے رکتے ہیں ۔ یہ مذکورہ بالا بیان حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حسن بصریؒ کا ہے "۔

علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں کہ "اور وہ لوگ جو قرآن پاک سننے سے دوسروں کو روکتے ہیں اور خود تجھے قبول کرنے سے رکتے ہیں اور تجھ سے اور تیرے پیروکاروں سے دور رہتے ہیں "۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنکھوں سے دیکھنا اور بات ہے اور سنی سنائی باتوں پر ایمان اور بات ہے ۔ جماعت میں اس حقیقت نے بہت فائدہ دیا ہے ۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کا دور بیٹھے سن کر انکار کر دیا کرتے تھے جب وہ خود گئے ، مسیح موعودؑ کو دیکھا اور صحبت میں رہے اور سنا تو چونکہ رؤیا وغیرہ کے ذریعہ ان کے نیک فطرت ہونے کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان پر زور دیا تھا ، انہوں نے حق کو پہچان لیا اور وہ احمدی ہو گئے ۔

آیت نمبر ۳۲:" قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ ...... وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ .... الخ "۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ اس سے "انتہائی درجہ کا عذاب مراد ہے ۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ پیٹھ پر باقی اعضاء کے مقابلہ میں زیادہ بوجھ اٹھایا جاسکتا ہے ۔ تو فرمایا کہ ان پر بڑا ہی بوجھ ہو گا کہ ان کو اپنی ساری طاقت خرچ کرنی پڑے گی ۔ یہ کمال مشقت اور دکھ کی طرف اشارہ ہے "۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا وہ اپنی طرف سے پوری محنت کر رہے ہونگے لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے ۔

آیت نمبر ۳۳:" وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ۔ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ "۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "دنیا میں خدا تعالیٰ نے دو قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں ۔ ایک اصل مقصود ہیں ، دوسری اس مقصود کے حصول کے ذرائع ہیں مثلاً پڑھائی اور کھیل ہے ۔ پڑھائی اصل مقصود ہے اور کھیل اس کے حصول کا ذریعہ ہے ۔ یہ اس لئے ہے کہ انسان کی صحت قائم رہے اور پڑھائی کر سکے ۔ تو فرمایا کہ اصل مقصود آخرت ہے ۔ انسان اس دنیا میں اتنا مصروف ہو جتنا آخرت کی تیاری کے لئے ضروری ہے "۔

آج چونکہ اتوار کا دن تھا اس لئے آخر میں سوال و جواب کا وقت بھی مختص کیا گیا تھا ۔ جن سوالات کے جواب حضور نے ارشاد فرمائے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں ۔ یہاں تو مختصر اجواب دئے جارہے ہیں اصل لطف لینے اور حصول علم کی خاطر ضروری ہے کہ اصل آڈیو یا ویڈیو کیسٹ سے استفادہ کیا جائے ۔

☆...... ایک بچے نے سوال کیا کہ گھر میں سب روزے رکھتے ہیں ، نمازیں پڑھتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ گھر میں فرشتے آتے ہیں ، یہ کیسے آتے ہیں ؟

حضور نے فرمایا کہ یہ تو استعارۃً ہوتا ہے ۔ نیک لوگ بھی مراد ہوتے ہیں کہ اس طرح نیک لوگ بھی گھر میں آتے ہیں ۔ تمہارے لئے یہی جواب کافی ہے ۔

☆...... کیا آپ نے کبھی لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان دیکھا ہے ؟

حضور نے فرمایا کہ کئی دفعہ ایسا تجربہ ہوا ہے ۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ بارش ہونی یا روشنی ہونی ضروری ہے ۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے ۔ ہر ایسا لحہ جب روشنی پھیل جائے اور یقین ہو جائے کہ یہ لحہ قبولیت دعا کا لحہ ہے ، وہی لیلۃ القدر ہے ۔ یوں بھی ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر کسی کو دکھائی گئی اور شاہد کے طور پر یہ نظارہ دوسروں کو بھی دکھایا گیا ۔

☆...... خانہ کعبہ اب تک قائم ہے ۔ دیگر مذاہب کے مقدس مقامات میں سے کون سے قائم نہیں رہے ؟

حضور نے فرمایا کہ دوسرے مقدس مقامات بھی قائم تو ہے ، زیارت کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں لیکن کوئی مقدس مقام ، خانہ کعبہ کا متبادل نہیں ہو سکتا ۔ باطنی طور پر دیگر مقدس مقامات اپنے مقاصد میں ناکام ہو چکے ہیں ۔ خانہ کعبہ ، خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا پہلا گھر تھا ۔ کئی دفعہ اس کی دیواریں وغیرہ گریں لیکن اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھنے کا انتظام فرماتا رہا ہے ۔

☆...... روزہ کے لئے سحری کے وقت کب کھانا بند کرنا چاہئے ؟

حضور نے فرمایا کہ آخری لحہ تک جب تک سحری کا وقت ہے ، کھایا جاسکتا ہے ۔ اگر یہ سمجھ کر جلدی کھانا ختم کر دیا جائے کہ زیادہ ثواب ہو گا تو یہ غلط ہو گا ۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ مجھے جلدی کھانا ختم کرنا چاہئے کہ میں زیادہ نیک ہوں ، تو یہ بھی غلط ہے ۔

☆...... دو ہفتے قبل سوال کیا گیا تھا کہ کیا آنحضورؐ نے نجاشی کے علاوہ بھی کسی کی نماز جنازہ پڑھائی تھی ؟

حضور نے فرمایا کہ ہاں پڑھی تھیں ۔ خلاصہ یہ ہے کہ آٹھ سال بعد احد کے شہداء کی نماز جنازہ پڑھانے کا ذکر ملتا ہے ۔ جنگ موتہ کے شہداء کی خبر ملنے پر بھی آنحضورؐ نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی تھی ۔ ام سعدؓ کی وفات کے ایک سال بعد جنازہ پڑھانے کا ذکر ملتا ہے ۔ بخاری کتاب الجنائز میں ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک قبر کے پاس گزرنے پر صحابہؓ کو نماز جنازہ غائب پڑھائی ۔ ان کے علاوہ اور بھی مواقع ہیں ، ان سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ نے نماز جنازہ غائب کئی افراد کی پڑھائی ہیں ۔

☆...... تراویح کی رکعات بعض آٹھ اور تین وتر کہتے ہیں بعض ۲۰ رکعات کہتے ہیں یہ کیونکر ہے ؟

حضور نے فرمایا کہ جس پر آنحضرت ﷺ کا ہمیشہ عمل رہا ہے وہ گیارہ رکعات ہی ہیں ۔ اسی پر عمل کرنا کافی ہے ۔

☆...... قرآن کریم میں ہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔ باقی دوسرے کون ہیں جو رزق دینے والے ہیں ؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا باقی جو سب ہیں ان کے بارہ میں لوگ بھول جاتے ہیں کہ دراصل تو انہیں بھی رزق خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے اس لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہئے ۔

☆...... قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور بذریعہ وحی آنحضورؐ پر نازل ہوا ۔ کیا یہ وحی براہ راست قلب صافی پر ہوتی تھی یا جبرئیل کے ذریعہ ؟

حضور نے فرمایا کہ آپ کو اس سے کیا فرق پڑ سکتا ہے ؟ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جتنی بھی وحی کی تحریکات ہوتی تھیں وہ سب وحی جبرئیل ہی کے ذریعہ ہوتی تھیں کیونکہ جبرئیل اس کے ذمہ دار تھے ۔ نظام وحی جبرئیل کے سپرد ہے ۔

☆...... قابیل نے ہابیل کو اپنے غرور کی وجہ سے قتل کر دیا تھا ۔ کیا یہ شہادت تھی یا قتل ؟

حضور نے فرمایا کہ یہ قتل تھا ۔ قرآن کریم نے اسے شہادت نہیں کہا ۔

(خلاصہ مرتبہ: منیر الدین شمس)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

بیسویں صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 18,17,16 نومبر 2000ء بروز جمعرات ، جمعہ ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے ۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں ۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو ۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی ۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

بقیہ صفحہ : (1)

سے ہے (حضور پرنور نے فرمایا مطلب یہ کہ ایک قسم کی جہنم ہے، آگ سی لگ جاتی ہے بدن کو) اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو آپؐ عمارؓ کے ایک بیٹے کی تیمارداری کو گئے اور دُعا کی کہ اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے اور لوگوں کا معبود ہے اس تکلیف کو دور فرما دے۔ حضور پرنور نے فرمایا یاد رکھیں کہ آج کل بھی اس ترقی کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ بہت تیز بخاروں سے نپٹنے کیلئے ان کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا طریق ڈاکٹر اختیار کرتے ہیں اور بعض اوقات ٹھنڈا پانی انڈیلا بھی جاتا ہے۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ لیکن جس بخار کا اترنا مقدر نہیں ہوتا اس پر خواہ ٹھنڈے پانی کی مشکیں انڈیل دی جائیں بخار نہیں اُترتا فرمایا اصل دعا ہی ہے جو بخاروں کو ٹھنڈا کر سکتی ہے۔

اگلی حدیث سنن ابی داوٗد سے حضور پرنور نے بیان فرمائی۔ راوی کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا جس کا بھائی بیمار ہو تو وہ دعا کرے اے ہمارے رب اللہ جو آسمان میں ہے تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیرا حکم زمین و آسمان میں جاری ہے۔ جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی نازل فرما۔ ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما۔ تو تو طیب لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت نازل فرما۔ اور اپنی شفاء میں سے اس درد کو شفا عطا کر۔

اگلی حدیث حضور نے بیان فرمائی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبرائیل لے کر آئے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان، کیوں نہیں اس پر آپ نے ان الفاظ میں دم کیا اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھے ان تمام بیماریوں سے جو تجھے ہیں شفا دے اور گرہیں باندھ کر پھونکیں مارنے والیوں کے شر اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد سے کام لے تجھے محفوظ رکھے۔ آپ نے یہ دم تین دفعہ کیا۔

اگلی حدیث حضور پرنور نے بخاری سے بیان فرمائی حضرت عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ میں اور ثابتؓ حضرت انس بن مالکؓ کے پاس گئے ثابت نے کہا اے ابو حمزہ میں بیمار ہو گیا ہوں اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے ثابتؓ نے کہا کیوں نہیں اس پر انس رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے تکالیف کو دور کرنے والا ہے تو شفاء عطا فرما کیونکہ شفا دینے والا تو ہی ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفاء عطا فرما جو بیماری کا نام و نشان تک نہ چھوڑے۔

ایک حدیث حضور پرنور نے ابن ماجہ سے بیان فرمائی راوی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درد کی ایسی حالت میں گیا جس میں مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ اس پر مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تکلیف ہے وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ یہ دعا کرو اللہ کے نام سے میں اللہ کی عزت و قدرت کا واسطہ دیکر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے میں نے سات دفعہ یہ دعا پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مکمل شفا عطا فرما دی۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں یہ بات احباب کو خاص طور پر نوٹ کرنا چاہئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دعاؤں کے بعد دواؤں کی کوئی ضرورت نہیں رہتی دعا اپنی جگہ ہے اور دوا اپنی جگہ ہے دونوں خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں کوئی دعا کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اب مجھے کسی دوا کی ضرورت نہیں یہ ایک تکبر ہے کیونکہ نظام دُعا بھی خدا ہی کا ہے اور نظام دوا بھی خدا ہی کا ہے اور ان میں سے کسی ایک سے اعتناء کی اجازت نہیں۔ یہی طریق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا تھا کہ دعا بھی کرتے تھے اور ساتھ ہی دوا بھی بتاتے تھے حضور پرنور نے فرمایا کہ ہاں اگر کبھی دوا مہیا ہی نہ ہو ناممکن ہو کہ کوئی دوا استعمال کی جاسکے۔ تو پھر لازماً خدا تعالیٰ بعض دعاؤں میں بھی اتنی برکت رکھ دیتا ہے کہ بغیر کسی دوا کے آناً فاناً مرض دور ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور پرنور نے اپنا ایک ذاتی ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ واقعہ بیان فرمانے کے بعد حضور پرنور نے فرمایا میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر اپنے ذاتی تجربے پر یہ بتاتا ہوں کہ جب دوا مہیا نہ ہو سکے اور ناممکن ہو کہ کوئی دوا استعمال کی جاسکے تو پھر پورے توکل کے ساتھ دعا کریں اگر اضطرار اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں گے تو عجب نہیں کہ خدا اس کو قبول فرمالے۔

ایک حدیث حضور پرنور نے ابن ماجہ سے بیان کی کہ آنحضرت ﷺ بخار کیلئے اور تمام قسم کے دردوں کیلئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ مریض یہ دعا کرے کہ اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے ہر جوش مارنے والی آگ سے اور آگ کی تپش کے شر سے۔

اگلی حدیث حضور پرنور نے یہ بیان فرمائی کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مارا اور اس رات سو نہ سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ فلاں شخص کو بچھو نے ڈنک مارا تھا اور وہ ساری رات سو نہ سکا اس پر آپ نے فرمایا کاش شام کے وقت وہ یہ دعا کر لیتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعہ سے اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے بچھو کا ڈنک مارنا کچھ بھی تکلیف نہ دیتا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

ایک اور حدیث حضور پرنور نے صحیح بخاری سے بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت بلالؓ کو بخار ہو گیا حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ان دونوں کے پاس عیادت کیلئے گئی میں نے پوچھا ابا آپ کا کیا حال ہے اور اے بلال تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو بکرؓ کو بخار ہوتا تو آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ترجمہ ہر شخص اپنے گھر والوں میں خوشی خوشی صبح کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے۔ اور حضرت بلالؓ جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے ترجمہ کاش میں ایک رات پھر اپنی وادی میں گذاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو کیا میں مجنہ چشمہ کے پانی پر پھر کبھی وارد ہو سکوں گا اور کیا شامہ اور تفیر پہاڑ پھر کبھی دیکھ پاؤں گا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور ان دونوں کی صورتحال سے مطلع کی آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے لئے مدینہ اسی طرح پیارا کر دے جیسا کہ ہمیں مکہ پیارا ہے۔ یا اس سے بھی زیادہ اے اللہ اس کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دے اور ہمارے لئے اس کے مُد اور صاع کے پیمانوں میں برکت رکھ دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔

ایک حدیث حضور پرنور نے یہ بیان کی کہ عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مکہ میں میں سخت بیمار ہو گیا اور نبی کریم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی میں کافی مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی وارث ہے پس میں اپنے مال کے ۲/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور ۱/۳ اس کیلئے چھوڑ دیتا ہوں فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی پھر میں نصف کی وصیت کر دیتا ہوں اور نصف اس کیلئے چھوڑ دیتا ہوں فرمایا نہیں میں نے عرض کی پھر میں ۱/۳ کی وصیت کر دیتا ہوں اور ۲/۳ اس کیلئے چھوڑ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ۱/۳ ٹھیک ہے اور ۱/۳ بھی زیادہ ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور پھر میرے چہرہ اور پیٹ پر اپنا دست مبارک پھیر کر دعا کی اے اللہ سعد کو صحت دے اور تو اس کی ہجرت کو پورا فرما سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اب تک اپنے جگر میں آپ کے دست شفقت کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔

ایک حدیث حضور پرنور نے ترمذی سے یہ بیان فرمائی کہ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے جبکہ میں درد میں مبتلا تھا جو کہ مجھے ہلاک کئے جا رہا تھا اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اپنا دایاں ہاتھ سات بار پھیرو اور یہ دعا کرو میں اللہ کی عزت اور عظمت اور قدرت اور غلبے کی پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس میں میں مبتلا ہوں راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میری ساری تکلیف دور فرما دی تب سے میں اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کرتا چلا آرہا ہوں۔

ایک روایت حضور پرنور نے بخاری کتاب الجنائز سے بیان کی حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کا خادم تھا وہ بیمار ہو گیا آنحضرت ﷺ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسلام قبول کرنے کیلئے کہا لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا باپ نے کہا کہ ابو القاسم کی اطاعت کرو لڑکے نے اسلام قبول کر لیا آنحضرتؐ وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے کہ سب تعریفیں اس اللہ جل شانہ کیلئے ہیں جس نے اس کو آگ سے بچالیا۔

اگلی حدیث حضور پرنور نے بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے۔ اور دعا مانگے کہ میرے اللہ میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں تو مجھے اس کا اجر دے اور اس کے بدلے میں مجھے خیر عطا کر جب ابو سلمیٰؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی میرے اہل کو میرے بدلہ میں اچھا مقام عطا کرنا جب ان کی وفات ہو گئی تو ام سلمیٰؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر یہ دعا کی میں اپنی مصیبت اے اللہ تیرے ہی حضور پیش کرتی ہوں تو مجھے اس کا بہتر اجر دے چنانچہ اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت ام سلمیٰؓ کو ایک بہت بہتر اجر اللہ نے اس طرح عطا فرمایا کہ ان کی شادی آنحضرتؐ سے ہو گئی۔

ایک حدیث حضور پرنور نے بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر جب ابو سلمیٰؓ فوت ہوئے تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابو سلمیٰؓ فوت ہو گئے ہیں حضور نے نصیحت فرمائی کہ یہ دعا پڑھو کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ ام سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ مجھے اللہ نے اس کا نعم البدل رسول کریم ﷺ کی صورت میں عطا کیا۔

اس کے بعد حضور پرنور نے بچے کی نماز جنازہ پر پڑھی جانے والی دعا بیان کی چنانچہ بخاری سے آپ نے حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرتؐ بچے کی نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ اس بچے کو ہمارا پیش رَو اور اجر و ثواب کا موجب بنا دے۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی نماز جنازہ پڑھاتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو ہمارے حاضر اور ہمارے غیر حاضر کو ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو معاف فرما دے اے اللہ ہم میں سے جس

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

رپورٹ جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

☆**پالی کوڑی ٹاپا جولی** (آسام) مورخہ 23.3.2000 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد تقاریر ہوئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تھیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (صدر جماعت پالی کوڑی)

راجوپیٹا (آندھرا) مورخہ 23.3.2000 بعد نماز مغرب و عشاء ایک نئی جماعت راجو پیٹا ضلع کھم صوبہ آندھرا میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب معلم راجو پیٹا محمد سلیم صاحب۔ مکرم مولوی احمد جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم شرف الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار نے مختلف عناوین کے تحت تقاریر کیں۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر بچیوں نے ترانہ بھی پیش کیا جبکہ ابھی اس جماعت کو قائم ہوئے صرف ایک ماہ ہوئے ہیں۔ (محمد حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نلگنڈہ آندھرا)

حیدرآباد:۔ زیر صدارت محترم جناب سعید احمد انصاری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد بمقام مسجد احمدیہ مومن منزل بروز اتوار 26.3.2000 کو زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد جلسہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم پہلی تقریر مکرم جناب فضل العابد صاحب نے کی جبکہ دوسری تقریر مکرم عبد المنان صاحب نے کی صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

ساگر (کرناٹک):۔ لجنہ اماء اللہ ساگر کے زیر انتظام جلسہ یوم مسیح موعود 29.3.2000 کو محترم فہیم النساء صاحبہ سابق صدر لجنہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں محترم دلشاد بیگم محترمہ مریم بی صاحبہ ریشمہ پروین امۃ المتین صاحبہ نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بھی حاضرات سے خطاب فرمایا بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (امۃ المتین فوزیہ جنرل سیکرٹری)

کرڈاپلی (اڑیسہ) مورخہ 24.3.2000 کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب نائب صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔ شیخ شیر صاحب۔ تاتار محمد صاحب۔ شیخ عبد الشکور صاحب۔ شیخ شفیق معلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ غلام نبی صاحب۔ عبد الحفیظ صاحب۔ سخاوت خان صاحب۔ محمد صدیق صاحب سابق صدر جماعت۔ رشید احمد خان صاحب آخری تقریر خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ نے کی۔ اور تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد۔ نشانیاں غیروں کے آراء اور احمدیت کے مستقبل اور ترقیات کا ذکر کیا۔ اسی طرح 23 مارچ کو لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے بھی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ (شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ حال کرڈاپلی اڑیسہ)

دھلی:۔ جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت محترم سید طارق احمد صاحب صدر جماعت دہلی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں کل تین تقاریر ہوئیں جو مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ محترم انور حسین صاحب اور خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ نے کیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر صحیح معنوں میں چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سید کلیم الدین احمد۔ انچارج دہلی)

کیرنگ (اڑیسہ) مورخہ 23.3.2000 بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء جامع مسجد کیرنگ میں مکرم جناب شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم لیس خان صاحب نے جلسے کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم مولوی حاتم خان صاحب معلم وقف جدید اور مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید اور آخر پر خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ پانچ صد مرد وزن نے جلسہ میں شرکت کی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ سرکل انچارج)

درخواستِ دُعا

خاکسار کا پوتا ظہیر الدین احمد جس کی عمر ساڑھے چار سال ہے کافی کمزور ہے چل پھر نہیں سکتا کھڑے ہوتے وقت کانپتا ہے عزیز واقف نو نمبر 10540 ہے اس کی کامل صحت کیلئے اور نیز خاکسار کی اہلیہ و بچوں کی پریشانی کی دوری و کامل صحت کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔
(عبد الرحمٰن صدر جماعت کرڈاپلی)

● خاکسار کے ایک نو احمدی دوست مکرم ذاکر حسن انصاری صاحب ایم اے کی ان کے اپنے گھر میں آج کل شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ موصوف کی استقامت اور مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے نیز سہارنپور میں جماعت کو، ہر وقت مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مخالفین کے ہر شر سے بچنے اور تمام احمدیوں کے ہر آن خدا کی حفظ و امان میں رہنے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اسی طرح خاکسار کے بیٹے محمد شارق خان نے اوویں کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی اور خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد ذاکر خان بہالوی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور)

● مکرم انور احمد صاحب آف سلطنت اومان لکھتے ہیں کہ ان کا بیٹا بلال احمد جس کی عمر 12 سال ہے چلنے پھرنے سے معذور ہے عزیز وقف نو میں شامل ہے اس کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(مینیجر بدر)

کنڈور (ضلع ورنگل صوبہ آندھرا) میں

ورنگل زون کے پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

☆۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی شرکت

☆۔ ۲۰ سے زائد جماعتوں سے چھ سو پچیس افراد مرد وزن کی شمولیت

سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا کی طرف سے ورنگل زون میں ایک جلسہ منعقد کرنے کی ہدایت خاکسار کو ملی تا اس جلسہ کے ذریعہ احباب میں بیداری اور جو بیدار ہیں ان میں تیز رفتاری پیدا کی جائے اور سب کے سب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک دعوت الی اللہ میں جٹ جائیں۔ خاکسار نے ایک میٹنگ بلوا کر جلسہ سے تعلق رکھنے والے تمام کاموں کو مختلف احباب میں تقسیم کیا خاکسار اور معلمین کرام نے قریہ قریہ اور جماعت جماعت پھر کر احباب کو جلسہ کے انعقاد سے آگاہ کیا تا جلسہ میں زیادہ سے زیادہ احباب شریک ہو کر استفادہ کر سکیں۔

مورخہ 23.2.2000 ٹھیک ایک بجے جلسہ کا آغاز ہوا اس سے پہلے تمام حاضرین جلسہ نے مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کا استقبال کیا۔ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب کی زیر صدارت مکرم حافظ کے ٹی محمد علی کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ محمد حسین صاحب آف کنڈور نے نظم سنائی۔ بعدہ پہلی تقریر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ماہر فلکیات نے کی آپ کا عنوان تھا "سیرت حضرت مصلح موعودؓ" آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کی زندگی کے تعلق سے جو بھی پیشگوئیاں خدا سے خبر پا کر کیں وہ آپ پر صادق آئیں اور آپؓ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان ارتقاء کے منازل طے کرنا اور نصف صدی سے زائد عرصہ یعنی ۵۲ سال تک آپؓ کا خلافت کے فرائض سرانجام دینا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تائید آپ کو حاصل تھی۔ اور آپ نے جو پیشگوئیاں جماعت کی ارتقاء کے بارے میں کیں وہ آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔

بد رسومات کے خلاف جہاد کے عنوان سے خاکسار نے دوسری تقریر تلگو زبان میں کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس پاکیزہ جماعت کی داغ بیل ڈالنے کیلئے آئے ہیں اس کی کیا صفات ہونی چاہئیں اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے اقتباسات لوگوں کو پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے عنوان سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی رو سے جماعت احمدیہ کی خدمات کو پیش کر کے بتایا کہ اس وقت روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو حقیقی اسلام کا علمبردار ہے۔ اور ملاں جتنا چاہیں غلاظت پھیلائیں اور ایڑھی چوٹی کی مخالفت کریں وہ احمدیت کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتے۔

آخر پر آپ نے نصیحت فرمائی کہ ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں کو قریہ قریہ پھر کر احمدیت کا پیغام دیں۔ خاکسار نے مکرم محمد نور الدین صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے صوبائی امیر صاحب اور خصوصی مہمان نیز سکندر آباد و حیدر آباد کے نمائندوں کے علاوہ منتظمین اور معاونین نیز صدر صاحبان اور معلمین کرام کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر صدر اجلاس نے دعا کروا کر ٹھیک ۳ بجے جلسہ کی برخاستگی کا اعلان فرمایا۔ مکرم امیر صاحب صوبائی کی ہدایت تھی کہ کم از کم پانچ صد افراد کی حاضری جلسہ میں ہونی چاہئے خاکسار اور معلمین کرام کی تگ و دو اور بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے جلسہ کی حاضری 625 تھی فالحمد للہ۔ جلسہ کے معاً بعد احباب و مستورات میں کھانا تقسیم کیا گیا تمام حاضرین جلسہ نے کھانا تناول کیا۔
(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

مجلس انصار اللہ حلقہ مسجد مبارک قادیان کا تربیتی اجلاس

۳۰-۳-۲۰۰۰ کو بعد نماز مغرب حلقہ مسجد مبارک کے زعیم محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں مختصر سا پروگرام رکھا گیا تھا۔ سب سے پہلے محترم مستری دین محمد صاحب درویش نے تلاوت قرآن کریم کی اس کے بعد محترم غلام قادر صاحب درویش نے پنجابی زبان میں بہت ہی پیاری نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان نے درویشوں کے حالات زندگی کے تعلق سے تقریر فرمائی۔ جو بہت ہی پُر لطف اور دلچسپ تھی۔

اسی طرح مورخہ ۳۱-۳-۲۰۰۰ کو مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے ایک اجتماعی وقار عمل ہوا۔ جس میں چاروں حلقہ جات کے انصار بھائی بڑے ہی ذوق و شوق کے ساتھ شامل ہوئے۔
(سید بشارت احمد منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان)

بنگلور میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا شاندار انعقاد

گذشتہ کئی سالوں سے مخالفین احمدیت نے بنگلور میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر کے جماعت کے خلاف شور بدتمیزی برپا کیا ہوا تھا۔ دیوبندی علماء یہ چاہتے تھے کہ جنوبی ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی ترقی کو روکنے کیلئے بنگلور کو اپنا مرکز بنا کر جال بچھایا جائے۔ باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔ ان علماء کے منصوبہ کو ناکام بنانے کیلئے جماعت کی طرف سے جہاں منہ توڑ جوابات دیئے جاتے رہے۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بنگلور گذشتہ دو سالوں سے بڑے پیمانہ پر جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کر کے عوام الناس کو ان کے جھوٹے پروپیگنڈہ سے آگاہ کر رہی ہے چنانچہ مورخہ 20.5.2000 کو سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا شاندار انعقاد کیا گیا کثیر تعداد میں اشتہارات تیار کر کے بنگلور شہر کے علاوہ صوبہ بھر کے مختلف مقامات پر چسپاں کروائے گئے اور کثیر تعداد میں دعوت نامے شہر کے معززاور چیدہ چیدہ احباب کو جماعت کے تعارف کے ساتھ روانہ کئے گئے۔

جلسہ کا آغاز بعد نماز عصر 5.30 بجے شام محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت مسجد احمدیہ کے وسیع احاطہ میں عمل میں آیا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم شمس الدین صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ مکرم قریشی محمد عظمت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ وافسر جلسہ نے اپنی استقبالیہ تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اس خطاب کے بعد ایک ننھی منھی بچی عزیزہ امۃ الکریم نور صاحبہ بنت مکرم فہیم احمد نور صاحب نے سیرتؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ سامعین نے بہت پسند کیا اس مختصر تقریر کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و نگران دعوت الی اللہ کرناٹک نے بعنوان "آنحضرت ﷺ بحیثیت رحمۃ للعالمین" کی جس میں موصوف نے آنحضرت ﷺ کے بنی نوع انسان پر بے شمار احسانات کا تذکرہ کیا۔ موصوف کی تقریر کے بعد خاکسار نے بعنوان "آنحضرت ﷺ ایک بینظیر داعی الی اللہ" تقریر کی جس میں خاکسار نے ابتداء نبوت سے لیکر آخر تک کے چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا۔ برکات احمد سلیم صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا عشق رسولؐ پر مبنی منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کالیکٹ کیرلہ نے شان خاتم النبیینؐ کے موضوع پر نہایت جامع تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کیا اور دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

جلسے کے انعقاد کی خبر درج ذیل پانچ کثیر الاشاعت اخبارات نے شائع کی۔

۱۔ پاسبان۔ ۲۔ دی ہندو۔ ۳۔ دکن ہیرلڈ۔ ۴۔ دی ایشین ایج۔ ۵۔ دی نیو انڈین ایکسپریس۔

علاوہ ازیں بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب نے جلسہ میں شرکت کی اور مسجد کے ساتھ قومی شاہراہ پر بھی کھڑے ہو کر پروگرام کو سنتے رہے۔ بنگلور اور بنگلور کے مضافات میں نو مبائعین کو جماعتی انتظام کے تحت جلسہ میں شامل کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(مقصود احمد سیفی مبلغ بنگلور)

خدام الاحمدیہ سونگڑہ کے زیر اہتمام بک اسٹال کا انعقاد

یہاں سونگڑہ (ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ) میں ہر سال ماہ اپریل میں اہل ہنود کا میلہ لگتا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کے زیر اہتمام بک اسٹال لگایا گیا۔ یہ بک سٹال مسلسل تین دن تک لگا رہا جس سے سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ قرآن مجید کا اڑیہ ترجمہ دیکھ کر لوگوں نے خوشی اور حیرت کا اظہار کیا پہلے دن مورخہ 12.4.2000 کو محترم سید علام الدین احمد شاہ قادری سابق صدر جماعت سونگڑہ نے دعا کے ساتھ بک سٹال کا افتتاح کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (آمین) (سید سہیل احمد طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ)

ایک جرمن پادری کی احمدیہ مشن حیدر آباد میں آمد

ایک جرمن پادری احمدیوں سے ملاقات کی خاطر احمدیہ مشن الہ دین بلڈنگ تشریف لائے۔ محترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب محترم صوبائی امیر صاحب اور محترم سیٹھ مہردین صاحب پادری سے ملاقات و گفتگو کیلئے موجود تھے۔ پادری نے جماعت احمدیہ جرمنی سے اپنے تعلق بارے ذکر کیا اور جماعتی روایات اور نظام کی بہت تعریف کی مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے جماعت کے بارے میں انہیں بتایا مکرم امیر صاحب صوبائی نے تبلیغی گفتگو کی اور تبادلہ خیال کیا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

درخواست دعا

مکرم صادق علی صاحب لشکر مقیم جمشید پور اپنے بیٹے مکرم عارف محمد اسلم جو مدرسہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم ہیں کی تکمیل تعلیم اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت 200 (مینیجر بدر)

والدین واقفین نو سے ضروری گذارش

الحمد للہ کہ آپ کا بچہ رہبچی وقف نو میں شامل ہے امید ہے کہ آپ انکی دینی اخلاقی تربیت کیلئے دن رات کوشاں رہتے ہوں گے۔ اسی طرح ان کی تعلیم کیلئے بھی پورا پورا دھیان رہے ہوں گے۔ یہ بچہ آپ کے پاس جماعت کی امانت ہے لہذا آپ نے اُن فرائض سے جو والدین واقفین نو کے اوپر عائد کئے گئے ہیں غافل نہیں ہونا ہے۔ یہ فرائض حضرت امیر المومنین نے بیان فرمائے ہیں جو کہ زیر عنوان "خطبات وقف نو" وکالت تحریک جدید وقف نو نے شائع کرائے ہیں۔ یہ خطبات اور نصاب واقفین نو جلسہ سالانہ اور سالانہ اجتماع کے مواقع پر قادیان میں بک سٹالوں میں دستیاب ہوتے ہیں اگر آپ کے پاس نہیں تو بذریعہ ڈاک دفتر وقف نو سے ذیل کے پتہ پر منگوا سکتے ہیں۔

Office Waqf-e- Nau Tahrik-e Jadid Qadian Punjab Pin 143516.

آپ سے دوسری گذارش یہ ہے کہ ہر صوبہ میں ایک کیریر پلاننگ کمیٹی وقف نو کیلئے تشکیل دی گئی ہے اس میں اپنی اپنی فیلڈ کے احمدی ماہرین شامل کئے گئے ہیں جو کہ وقف نو بچہ کے میٹرک لیول تک پہنچنے کے بعد اس کا جائزہ لیں گے کہ اس کا آئندہ مزید تعلیم کیلئے کون سی فیلڈ میں جانا مناسب رہے گا پھر اس فیلڈ میں اس کی سلیکشن ہو جانے کے بعد وہ اپنی حصول تعلیم کیلئے جو بھی تعاون چاہے گا انشاء اللہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں اسے دیا جائے گا۔

وکالت تحریک جدید شعبہ وقف نو نے ان کیریر پلاننگ کمیٹیوں کے صدر صاحبان و ممبران کو اطلاعات بھجوائی ہوئی ہیں۔ لہذا آپ اس تعلق میں اپنے صوبائی امیر سے رابطہ قائم کریں۔ جزاکم اللہ۔

(محمد اسماعیل طاہر قائمقام نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

افسوس! مکرم ایم اے علی صاحب آئیراپورم کیرالہ وفات پاگئے

مکرم ایم اے علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آئیراپورم مورخہ 6.5.2000 صبح 2.30 بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف کی عمر 79 سال تھی مورخہ 22.4.2000 کو ہائی بلڈ پریشر ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال لے جائے گئے سکیننگ کرنے پر پتہ لگا کہ دماغ میں خون جمع ہو گیا ہے اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا لہذا گھر لے آئے اور دو ہفتہ بیہوش رہکر 6.5.2000 صبح 2.30 بجے اپنے حقیقی مولا سے جاملے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ 5 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور جماعت سے اٹوٹ تعلق رکھنے والے تھے سن 1964 میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے آئیراپورم جماعت کا قیام آپ کی کوشش سے ہوا بیعت سے دس گیارہ سال پہلے سے ہی آپ کا تعلق مرکز احمدیت قادیان سے رہا ہے آپ کے بڑے بیٹے عبدالرحمٰن سن ۷۷ سے ۸۱ تک صدر انجمن احمدیہ قادیان نظارت علیا میں کارکن درجہ اول رہے۔ آپ کے ایک بیٹے مولوی محمد ایوب صاحب تامل ناڈو میں مبلغ سلسلہ ہیں اور چھوٹے بیٹے زین العابدین آندھرا پردیش میں معلم وقف جدید ہیں۔ آپ موصی تھے۔ ملنے جلنے والوں کو تبلیغ کرتے اپنے بچوں کی آپ نے بہترین تربیت کی اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین) (اے عبدالرحمٰن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آئیراپورم)

بقیہ صفحہ (2)

قواعد کا علم نہ ہو لہذا ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں منو کے قوانین جو شودروں اور ملیچھوں کیلئے ہیں وہ اس طرح ہیں کہ

☆۔ اگر شودر کی بیٹی سے کوئی شریف برہمن زنا کر بیٹھے تو کوئی دوش کی بات نہیں ہے۔

☆۔ اگر کسی نیچ ذات کے پاس سونا چاندی یا خوبصورت چیز ہو تو برہمن اپنے تصرف میں لا سکتا ہے۔

☆۔ شودروں کی مکتی اسی میں ہے کہ براہمن کی خدمت کرے۔

☆۔ اگر اونچی ذات والا اپنی ضرورت کی چیزیں شودروں کے گھر سے چرالے یا چوری کروالے تو بادشاہ کو ایسے مظلوم کی فریاد کو نہیں سننا چاہئے۔

یہ منو کے چند قوانین ہیں جو نمونہ کے طور پر لکھے گئے ہیں احراری لیڈران ان ہی قوانین کا اطلاق ہندوستانی مسلمانوں پر کرنا چاہتے تھے اب ہندوستانی مسلمان بالخصوص پنجاب کے مسلمان خود ہی غور کر لیں کہ احراری لیڈر جن میں دیوبندی جمیعۃ العلماء جماعت اسلامی اور دیگر کئی فرقوں کے لیڈر شامل تھے ملاؤں کے کس قدر ہمدرد اور ان کا درد رکھنے والے ہیں۔

مسلمانوں سے جس قدر ہمدردیاں اس احراری قوم کو ہیں اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو کئی صفحات کی ایک کتاب اس کیلئے درکار ہو گی یہاں تو ہم نے نمونہ کے طور پر صرف دو تاریخی واقعات ہی اس موقع پر پیش کئے ہیں۔

انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں ہم احراریوں کی تخریبی کارروائیوں کے مقابلہ میں باوجود مخالفت کے جماعت احمدیہ کی مثبت اور خدمت اسلام سے بھرپور حسین کارکردگیوں کا کسی قدر ذکر کریں گے (باقی)

منیر احمد خادم

منجیری (کیرالہ) میں آل کیرالہ سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

☆-پریس کانفرنس☆-تبلیغی و تربیتی اجلاسات☆-سمپوزیم☆-کتابوں کی رسم اجرائی
دور و نزدیک سے آئے دو ہزار سے زائد مرد و زن کی شمولیت

خدا کے فضل و کرم سے کیرالہ کی سالانہ صوبائی کانفرنس اپنی سابقہ روایتوں کے مطابق مورخہ ۲۲، ۲۳/اپریل بروز ہفتہ و اتوار منجیری میں محترم اے۔پی۔ کنجامو صاحب صوبائی امیر کیرالہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سب سے پہلے محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

بفضلہ تعالیٰ امسال غیر معمولی طور پر اس کانفرنس کی تشہیر صوبہ بھر میں ہوئی۔ ۳۰ ہزار بڑے بڑے وال پوسٹرز اور سینکڑوں Banners سارے صوبہ میں لگائے گئے۔ منجیری شہر میں چار بڑے بڑے استقبالیہ دروازے نصب کئے گئے۔

مورخہ ۱۶/اپریل کو کالیکٹ کے پچاس سے زائد خدام نے ایک سائیکل ریلی کا اہتمام کیا۔ ہر سائیکل پر ایک ایک Banner لگا ہوا تھا۔ کالیکٹ شہر کے اندر چلائی گئی۔ یہ ریلی عوام کی توجہ کا مرکز رہی۔

پریس کانفرنس

مورخہ ۲۰/اپریل کو ایک پریس کانفرنس بُلائی گئی۔ اس میں صوبہ کے سرکردہ اور کثیر الاشاعت اخباروں کے نمائندگان نے شرکت کی تھی۔ یہ کانفرنس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اس کے دوسرے ہی دن تمام اخبارات نے کانفرنس کے بارے میں نمایاں رنگ میں خبریں شائع کیں۔

افتتاحی تقریب

۲۲/اپریل بروز ہفتہ پہلا دن :- مورخہ ۲۲/اپریل صبح دس بجے مکرم ٹی۔ احمد سعید صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم پی۔پی۔ ظفیر صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب جنرل سیکریٹری صوبائی کمیٹی نے استقبالیہ خطاب فرمایا بعدہ مکرم امیر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے جو اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ کی تشریح فرمائی۔

اس کے بعد ایڈووکیٹ شنکر رائے (ممبر تحفظ حقوق انسانی کمیشن) نے مختصر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ روحانی رابطہ رہا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت احمد کی بعثت مختلف مذاہب کے درمیان پیار و محبت اور الفت و اُخوت کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بعد شری گوپی ناتھ نے تقریر کی۔

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ خطبات کا ترجمہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کی رسم اجرائی کی گئی۔

تربیتی اجلاس

اس کے معاً بعد خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم یاسر عرفات کی تلاوت قرآن کے بعد خاکسار نے نظام جماعت کی برکات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عیسیٰ کویا صاحب اور مکرم پی۔ایم۔ کویا صاحب نے علمی تقریریں کیں۔

نومبایع علماء کرام کا تعارف

اس کے بعد تین نومبایع علماء کرام مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مکرم مولوی محمد امین صاحب اور مکرم مولوی ہدایت اللہ ثقافی صاحب کا تعارف ہوا۔ تینوں علماء کرام علی الترتیب اہل حدیث، اہل السنّت والجماعت کے سرگرم کارکن تھے۔ آخرالذکر مولوی صاحب کیرالہ کے مشہور عربک کالج کے فارغ التحصیل سند یافتہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں حال ہی میں قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب تینوں حضرات جماعت احمدیہ کے مبلغین ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم جناب محمد علی صاحب M.A. B.Ed. ریٹائرڈ D.E.O نے بھی اپنے قبول احمدیت کی داستان سنائی۔ یہ چاروں تقاریر نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تھیں۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر صدارت سیرت النبی ﷺ کا جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم کنجی احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم قمر الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ایڈووکیٹ جمیل احمد صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ ڈاکٹر سکومار ازی کوڑ (سابق وائس چانسلر کالیکٹ یونیورسٹی) ڈاکٹر کے۔این۔ کوروپ V.C کالیکٹ یونیورسٹی کے۔پی۔ عبدالرحیم صاحب صدر گاندھی سیوادل۔ مکرم پروفیسر بی۔ محمود احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

صدارتی تقریر کے بعد رات کے ۹ بجے پہلے دن کی تقریبات نہایت حسن و خوبی سے اختتام پذیر ہوئیں۔

۲۳/اپریل بروز اتوار دوسرا دن :- دوسرے دن صبح ۴ بجے نماز تہجد کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ تہجد و فجر کی نمازوں کے بعد خاکسار نے موقعہ محل کی مناسبت سے تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کا درس دیا۔

حضور پرنور کی کتاب مذہب کے نام پر خون کے ترجمہ کی رسم اجرائی

سب سے پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب Murder in the name of Allah کے ملایالم ترجمہ کی رسم اجرائی کالیکٹ یونیورسٹی کے شعبۂ سنسکرت کے صدر ڈاکٹر شری N.V.P انی شری نے کی۔

آپ نے اس کتاب کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ آپنے اپنی طویل تقریر میں قرآنی آیات لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ اور لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام میں آزادی مذہب پائی جاتی ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کا یہ موقف کہ اسلام میں آنے کی تو آزادی ہے لیکن اسلام سے جانے کی آزادی نہیں بلکہ وہ واجب القتل ہوگا۔ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس زمانہ میں جہاد کے بارے میں جو تصور پایا جاتا ہے وہ بھی غیر اسلامی ہے۔ آپنے جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی بعض آراء و خیالات کی پرزور تردید کی اور بتایا کہ یہ سب کے سب غیر اسلامی عقائد ہیں۔

فاضل مقرر نے مذکورہ کتاب میں سے بعض اقتباسات پڑھ کر سناتے ہوئے بتایا کہ یہ کتاب مذہبی رواداری اور اتحاد بین المذاہب کے لئے اور اسی طرح اسلام کے خوبصورت چہرے پر لگے بدنما داغ کو دور کرنے کے لئے بہت مدد و معاون ثابت ہوگی۔

اس کے بعد مکرم اے۔ایم۔ سلیم صاحب مترجم کتاب ہذا نے نہایت اچھے پیرایہ میں اس کتاب کا تعارف کروایا۔

سمپوزیم

اس کے بعد مکرم ایم۔ عبدالرحمٰن صاحب کی زیر صدارت مذہب قوم اور اقتدار کے عنوان پر ایک سمپوزیم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم اے۔ محمد سلیم صاحب نے اس عنوان پر اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد آریاؤں محمد کانگریس M.L.A پی۔ایس۔ شری دھرن پلے (جنرل سکرٹری صوبائی BJB) اور پروفیسر K.E.N کنجی احمد صاحب (فاروق کالج) نے اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ محمد سلیم صاحب کی جوابی تقریر کے بعد یہ نشست بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اختتامی اجلاس

شام کے ۴ بجے محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اختتامی اجلاس میں مکرم عبدالشکور صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ پنگاڑی نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا ایک عربی قصیدہ نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ مکرم یو۔ منصور احمد صاحب سکرٹری صوبائی کمیٹی نے استقبالیہ تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار محمد عمر۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے علی الترتیب اسلام کا عالمگیر غلبہ امام مہدی کے ذریعہ اور ختم نبوت کی حقیقت اور وفات مسیح علیہ السلام پر تقریریں کیں۔

صدارتی تقریر اور مکرم پی۔ایم۔ عبداللہ صاحب صوبائی سکرٹری تبلیغ کی ادائیگی شکریہ اور محترم حافظ صاحب کی اجتماعی دعا کے بعد یہ کانفرنس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

اس کانفرنس کی رپورٹیں تصاویر کے ساتھ یہاں کے کثیر الاشاعت اخباروں نے نہایت نمایاں رنگ میں دو دن مسلسل شائع کیں۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ منجیری میں جہاں یہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی کوئی جماعت نہیں ہے۔ تاہم اس کانفرنس میں شرکت کے لئے کیرالہ کے طول و عرض سے ۲۰۰۰ سے زائد احباب و مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز کثرت کے ساتھ غیر احمدی احباب بھی آئے ہوئے تھے۔

کانفرنس کے جواب میں غیر احمدیوں کا جلسہ

اس کانفرنس کی کامیابی پر دشمنوں کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی۔ جس کے واضح ثبوت کے طور پر منجیری ہی میں ہمارے خلاف مورخہ ۲۵/اپریل کو غیر احمدیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں کیرالہ کے سب سے بڑے سنی مولانا اور بہت شہرت یافتہ عالم مولوی ابوبکر صاحب نے ہمارے خلاف تقریر کی۔ موصوف نے سعودی اور خلیج حکومتوں کی مدد سے کالیکٹ میں بہت بڑا عربی کالج اور دیگر ادارہ قائم کیا ہے۔

جواب الجواب

اس جلسہ کے جواب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مورخہ ۲۷، ۲۸/اپریل کو اسی مقام میں جہاں اُن کا جلسہ ہوا تھا نہایت شاندار جلسہ ہوا۔ خدا کے فضل سے دونوں جلسوں میں ہزارہا مخلوق جمع ہوئی تھی۔ مضافات سے کثیر تعداد میں احمدی احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس دو روزہ جلسہ عام میں مولوی محمود احمد صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی اُمین صاحب اور مولوی ناصر احمد صاحب نے تقریریں کیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سالانہ کانفرنس اور جلسہ عام کو منجیری میں ایک مضبوط جماعت کے قیام کا ذریعہ بنا دے آمین۔ ☆ ☆ ☆ ☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

پنجاب کی مختلف جماعتوں میں تربیتی اجلاسات کا انعقاد

کورن سنگھ غالب:- مورخہ 12.4.2000 کورن سنگھ غالب میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں جملہ افراد جماعت اور بعض غیر از جماعت افراد کے علاوہ مکرم عنایت علی صاحب صدر جماعت چڑک نے بھی شرکت کی افراد جماعت کو نماز باجماعت کی اہمیت اور التزام کے علاوہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کی گئی۔ بعد ازاں سوال وجواب کی محفل سجائی گئی آخر میں دعا کے ساتھ خاکسار نے اس پر رونق مجلس کا اختتام کیا۔

تھراج: مورخہ 13.5.2000 کو تھراج (موگا) میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں کثرت کے ساتھ مردوزن نے شمولیت کی اس اجلاس کی صدارت مکرم جیلا خان صاحب صدر جماعت تھراج نے کی تلاوت قرآن پاک مکرم محمد امین ندیم معلم نے کی نظم مظفر احمد ندیم نے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار انیس خان نے کی دوسری تقریر مکرم و محترم ماسٹر محمد اکرم صاحب نے کی موصوف نے احباب جماعت کو نماز باجماعت کی پابندی کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور نظام جماعت سے وابستگی کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں، حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (انیس احمد خان مبلغ سلسلہ تھراج)

شمس پور:- مورخہ 4.3.2000 کو شمس پور میں صدر جماعت احمدیہ شمسپور کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی نظم مکرم مبشر احمد ندیم نے پڑھی پہلی تقریر مولوی محمد ایوب صاحب شمس نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کی دوسری تقریر آنحضرت ﷺ کی سیرت پر ہی عبد الحق صاحب معلم نے پنجابی میں کی۔ بعدہ بچوں نے ترانہ پڑھا۔ تیسری تقریر بلوندر خان نے پنجابی میں کی صدر اجلاس کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (مبشر احمد معلم)

درخواست ہائے دُعا

● مکرم سخاوت خان صاحب نرگاؤں اڑیسہ نے مبلغ 150 روپے اعانت بدر میں ادا کر کے دینی دنیوی ترقیات اور بیٹی برکت بیگم کی شادی کے بعد خوشحال زندگی کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔ اسی طرح مکرم فضل مومن صاحب آف کرڈاپلی اڑیسہ نے اپنے بیٹے ارادت خان کے باعزت روزگار کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

☆۔ مینا بی بی صاحبہ اہلیہ محترم خان صاحب مرحوم کرڈاپلی اڑیسہ کے بیٹے کو گاڑی کے ایک حادثہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بال بال بچالیا آئندہ بھی ہر مصیبت سے محفوظ رہنے اور دینی دنیوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

☆۔ مکرم سید گلستان احمد صاحب آف کٹک اڑیسہ اعانت بدر میں 500 روپے ادا کر کے اپنے کاروبار میں برکت دینی و دنیوی ترقیات اور نیا مکان بنا رہے ہیں اس میں خیر و برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆ خاکسار کے گذشتہ دورہ اڑیسہ (متعلقہ بدر) کے موقع پر جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ بالخصوص جماعت احمدیہ نرگاؤں کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ پنکال کے جن جن مردوں اور خواتین نے اعانت بدر میں رقوم ادا کر کے ادارہ بدر کی مالی اعانت کی ہے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے ایمان و اخلاص اور اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے آمین۔ (مینجر بدر قادیان)

☆۔ خاکسار کی والدہ محترمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ محترم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم 5 ماہ سے فالج میں مبتلا ہیں علاج جاری ہے کامل شفایابی کیلئے تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری)

☆۔ خاکسار کے شوہر محترم محمد عبد الرشید صاحب دیودرگی حیدر آباد مرحوم کے انتقال پر ملال پر دور و نزدیک کے بہت سے بھائی بہنوں نے فون اور خطوط کے ذریعہ خاکسار اور خاکسار کے بچوں سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا ہے عاجزہ بذریعہ سطور ہذا ان سب بہن بھائیوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے اور محترم شوہر مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور ہم سب کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعاؤں کی خواستگار ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (محمودہ رشید حیدر آباد صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ:

☆۔ عزیزہ امۃ الباری صاحبہ بنت مکرم غلام احمد صاحب عبید آف بھونیشور (اڑیسہ) کا نکاح ہمراہ مرزا احسن اللہ بیگ صاحب ابن مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب آف حیدر آباد مورخہ 22.11.99 کو مکرم مولوی شوکت احمد انصاری مبلغ بھونیشور نے بعوض حق مہر مبلغ -/51000 روپے پڑھا اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 (مینجر بدر قادیان)

☆۔ مکرم یعقوب پاشا ولد مکرم مکتوم علی صاحب ساکن تمڈ پلی G کا نکاح عزیزہ خدیجہ بیگم بنت مکرم چاند پاشاہ ساکن پالاکرتی ضلع ورنگل کے ساتھ 30.3.2000 کو مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھایا۔ اس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی رشتہ کے فریقین کیلئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ حیدر آباد)

☆۔ مورخہ 28.5.2000 بروز اتوار محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں خاکسار کے دو بیٹوں کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

ا۔ عزیز مبارک احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ وسیمہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم یوسف صدیق صاحب آف نکرین بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ ستر ہزار سات صد ستتر روپے۔

۲۔ عزیز محمود احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبینہ کنول بنت مکرم شریف احمد صاحب آف حافظ آباد (پاکستان) بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے۔

جملہ احباب سے ان ہر دو رشتوں کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر -/500 روپے۔ (منظور احمد درویش قادیان)

☆۔ مکرم سید فیروز ابرار ابن مکرم سید کمال الدین صاحب کو سمبی سونگھڑا کا نکاح 30 جنوری 2000 کو ہمراہ صابرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم میر منور علی صاحب ساکن محی الدین پور سونگھڑا بعوض حق مہر مبلغ -/30000 روپے مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے سونگھڑا میں پڑھایا۔ رشتہ کے خیر و برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر -/100 روپے۔

★ عزیزہ منصورہ فضل بنت مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان کا نکاح عزیزم مکرم عبد المحسن صاحب ابن مکرم عبد المومن صاحب قادیان کے ساتھ =/25000 (پچیس ہزار روپے) حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں مورخہ 6/5/2000 کو پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک فرمائے آمین۔ (مینجر بدر)

☆ مورخہ 6 مئی 2000 کو خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ پروین اختر بنت مکرم جمال الدین صاحب ساکن رتال ضلع راجوری کا نکاح ہمراہ عزیز بشارت حسین صاحب ابن مکرم نور حسین صاحب (مرحوم) بعوض حق مہر مبلغ اسی ہزار روپے پر مکرم مولوی فاروق احمد مبلغ سلسلہ نے پڑھایا اور دوسرے روز بعد دوپہر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی فریقین کیلئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے۔ (محمد افضل بھٹی ساکن اورتال۔ راجوری)

دُعائے مغفرت

● خاکسار کے داماد مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب آف حیدر آباد آندھرا پردیش مورخہ 10 مئی 2000 کو ہارٹ اٹیک سے اچانک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی بلندی درجات۔ نیز مرحوم کے پسماندگان کیلئے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور مرحوم کی وفات کے نتیجہ میں پیش آنے والی مشکلات اور پریشانیوں میں ان کی مدد اور نصرت فرمائے۔ اور ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (محمود احمد عارف درویش قادیان)

●۔ مکرم محمد رضوان صاحب ولد مکرم محمد مظفر صاحب مرحوم کیرنگ مورخہ 18.4.2000 بروز منگل رات ۸ بجے بعمر ۲۹ سال اچانک بیمار ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون موصوف نیک طبع صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعوت الی اللہ کا جذبہ رکھتے تھے۔ اکثر اوقات تبلیغی دورہ میں خاکسار کے ہمراہ جایا کرتے تھے۔ موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور غمزدہ والدہ اور بہن بھائیوں رشتہ داروں کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی   اسد محمود بانی
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/- 200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 49 Thursday, 15 th June 2000 Issue No: 24

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

جلسہ سالانہ انگلستان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ انگلستان امسال مورخہ 28 تا 30 جولائی اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جو احباب اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواستیں اپنے صدر صاحبان / امراء کرام محترم امیر صاحب صوبائی کے توسط سے نظارت ہذا کو بھجوادیں تا ان کو محترم امیر صاحب جماعت ہائے برطانیہ کی طرف سے موصولہ Letter of Invitation بھجوایا جاسکے۔ براہ مہربانی اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ درخواست کنندہ اپنی درخواست میں مطلوبہ جملہ کوائف درج کرے۔

براہ مہربانی درخواست کنندہ کی درخواست پر سفارش کرتے ہوئے اس کے جماعتی حالات اور اخلاص وغیرہ کو پیش نظر رکھیں۔ اور صدر صاحبان و امراکرام صرف ایسے افراد کی درخواستوں اور کوائف پر تصدیق کریں جن کو وہ بخوبی جانتے ہوں غیر معروف افراد کی ہرگز تصدیق نہ کی جائے۔

درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

تمام لجنات بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25-26-27 ستمبر 2000 کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اس لئے تمام مجالس اپنے اپنے لوکل اجتماع اس سے قبل منعقد کر کے ملکی اجتماع میں شامل ہونے کیلئے ممبرات کا انتخاب کر کے ماہ اگست میں دفتر لجنہ کو مطلع کر دیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

مدرسۃ المعلمین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2000ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر صاحب۔ مدرسۃ المعلمین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو یا اسکے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
۶۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں شادی شدہ امیدوار پر غور کیا جا سکتا ہے۔
۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول معہ ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱۵ جولائی ۲۰۰۰ء تک ارسال کریں۔

☆۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخل کیا جائیگا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔

☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم و سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لیکر آئیں۔

نصاب: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو: ایک مضمون اور درخواست۔ انٹرویو! اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت۔ جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت مورخہ 23-24 ستمبر بروز ہفتہ اتوار قادیان دارالامان میں منعقد کیے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب مطلع رہیں اور اس کے مطابق اپنی تیاری کریں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سلور جوبلی بک فیئر کلکتہ میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

ہر سال کلکتہ میں عظیم بک فیئر کا انعقاد ہوتا ہے امسال بھی 26 جنوری تا 5 فروری بک فیئر لگا رہا اس بک فیئر میں جماعت احمدیہ کلکتہ کو 25 سالوں سے مسلسل بک سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان دس یوم میں ہزاروں لوگوں کو جماعت احمدیہ اسلامیہ کا لٹریچر دیا گیا فلاسفروں پروفیسروں جرنلسٹوں اور طالب علموں سے گفت و شنید ہوئی۔ عکاس۔ پرورتی دن۔ آزاد ہند۔ کے علاوہ انگریزی اخباروں میں بک سٹال کی تصاویر شائع ہوئیں خاص طور پر مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو سراہا گیا۔ ستائیس ہزار پانچ سو روپے کی کتابیں فروخت ہوئیں ہزاروں افراد کو اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ (ایاز احمد بھٹی سیکرٹری تعلیم و تربیت)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۰ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱- درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲- جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳- کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴- قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵- عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
۶- حفظ کلاس کیلئے عمر ۱۰-۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷- امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸- درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱۵ جولائی ۲۰۰۰ء تک ارسال کریں۔

☆- تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆- قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔

☆- امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو : - ایک مضمون اور درخواست

انگلش : - مضمون - درخواست - اردو سے انگریزی - انگریزی سے اردو - گرامر

انٹرویو : - اسلامیات - جنرل نالج - انگلش ریڈنگ - اردو ریڈنگ - قرآن کریم ناظرہ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)